ویدانت لکچرز۔ مصنفہ سیتا ناتھ دت تتّ بھوشن . .	عہ/۴
اُپنشد سنسکرت مع ترجمہ انگریزی پہلا حصہ مجلد	عہ/۱۲
تھی ازم دی ریلجن آف کامن سنس از چارلس وائیسی . . .	۶/
سرمن آف مہرشی دیوندر ناتھ ٹھاکر	۳/
لائف آف بُدھ۔ انگلش . .	۸/
تھیالوجیکل ایسیز از مہاتما کیشب چندر سین حصہ اول و دوم	عہ/۸
کیشب چندر سینز لیکچرس ان انڈیا حصہ اول	سے
″ ″ ″ حصہ دوم	عہ/۸
″ ″ ان انگلینڈ . .	سے
نیو سنگھتا	۱۲/
میٹیریل ازم اینڈ اتھیزم ریفیوٹڈ از جیمس فریمن کلارک مشنری یونیٹیرین چرچ (خدا کی ہستی کا ثبوت اور الحاد و دہریہ پن کی تردید)	۳/
اورینٹل کرائیسٹ مصنفہ بابو پرتاپ چندر موزمدار	سے
سپرٹ آف گاڈ . . . ایضاً . .	للعہ
ہارٹ بیٹس . . . ایضاً . .	ہے
سائی لینٹ پاسٹر . . ایضاً . .	عہ/۱۲

ہندی کتب

سُکھی پریوار	۱/
مہرشی دیوندر ناتھ ٹیگور جی کا مختصر جیون چرتر	۰/

بشواسی بنے	۲/
براہمو دھرم کے بیاکھیان . .	عہ
براہمو دھرم گرنتھ حصہ اول و دوم	عہ/
براہمو سنگیت	۳/
پچھمن بنے	۱/
براہمو دھرم	۴/
دھروشیک پرشن اُتر	۱/
تتّ بودھ۔ مصنفہ بابو نوین چندر رائے	۸/

تصاویر کارڈ سائز

مہاتما راجہ رام موہن رائے۔ مہرشی دیوندر ناتھ ٹھاکر۔ مہاتما کیشب چندر سین (دو قسم۔ ایک پوجا میں بیٹھے۔ ایک پوشاک میں) بانیہ بربھائی سُندر سنگھ جی بھائی چتر سنگھ جی . . . ہر ایک	۴/

تصاویر کیبنٹ

پنڈت شیو ناتھ شاستری جی ایم۔ اے بابو پرتاپ چندر موزمدار جی۔ شردھے پرکاش دیو جی	۸/

تصاویر لیتھو (۱۶ × ۱۲)

مہاتما راجہ رام موہن رائے۔ مہرشی دیوندر ناتھ ٹیگور۔ کیشب چندر سین۔ فی عدد	۴/
پنڈت شیو ناتھ شاستری ایم۔ اے۔ ۸×۱۰	۳/

راحت حقیقی۔ اُردو	۲/
فیوچر آف دی براہمو سماج۔ انگریزی .	۲/

اگر اپنا رُوحانی بھلا چاہتے ہو
تو مینیجر براہمو دھرم پرچار آفس لاہور سے
مفصلۂ ذیل کتب منگا کر ضرور پڑھو

اُردو کُتب

براہمو سماج کے اصول اور اُنکی تشریح	-/
ایشور کی مرضی	۱/
ایشور پریم اور پاکیزگی	۱/
پرارتھنا پستک	۲/
روحانی گلدستہ حصۂ اول . . .	۱/
" " حصۂ دوم . . .	۰/
سچی عبادت	۰/
سادھک منڈلی	۰/
سنگیت مالا	۴/
بشواسی سبنے اُردو معہ عکسی تصویر مصنّف	۴/
سوانح عمری مہاتما راجہ رام موہن رائے	عہ/
سوانح عمری کیشب چندر سین . .	۶/
بُدّھ دیوجی کی سوانح عمری حصۂ اول	۴/
" " " حصۂ دوم	۸/
مطالعہ فطرت	۵/
کاشف الہام	۔ٗ/
تناسخ کی اصلیت	۰/
خدا محبت ہے یا قہر . . .	۱/
مختصر سوانح عمری مہاتما راجہ رام موہن رائے	-/
" " مہرشی دیویندر ناتھ ٹھاکر	۰/
" " شریمتی سدامنی رائے	۔ٗ/
فرائض انسان ہر سہ حصہ مکمّل . .	۱۲/
شراب نوشی اور اُسکی خوفناک برائیاں	-/
دھرم مارگ	۴/

انگریزی کتب

ڈیوٹیز آف مین (جوزف میزینی)	۶/
رِوے لیشن	۔ٗ/
ٹرُوورشپ	۰/
گاسپل آف بُدّھ	عہ/
انگلش ورکس آف راجہ رام موہن رائے	عہ/
ہندوئیتھی ازم ۔ مصنفہ سیتاناتھ دت تتّ بھوشن	عہ/

برمھ پرچارک

اِس نام کا ایک پندرہ روزہ پرچہ ڈمئی کاغذ پر ۱۲ صفحوں میں چھپ کر لاہور سے نکلتا ہے۔ اِس میں ایک غزل یا بھجن استوتی۔ دھن باد یا پرارتھنا۔ روحانی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور بھاؤں کے متعلق اُپدیش و مضامین۔ چیدہ نصائح یا بچن۔ نتیجہ خیز اخلاقی نوٹ اور مفید خبریں۔ مہاتماؤں کی سوانح عُمری وغیرہ درج ہوتی ہیں

قیمت سالانہ مع محصول ڈاک صرف ۱۲/ ہے

ہوگا اُسی وقت اُس کے دل میں روحانی صداقتیں یقیناً ظاہر ہونگی - ایشور راستی کو ہمیشہ سے ہی پرچار کرتے رہتے ہیں لیکن اُس کو قبول کرنے کے لئے لوگ نہایت ہی شاذ و نادر ہوتے ہیں ٭

ہم لوگوں کی یہ کیسی خوش قسمتی ہے کہ ہم اس بھارت ورش میں جنم لے کر اُس انادی اننت کی اُپاسنا کرتے ہیں - آج کا دن کیسا مبارک دن ہے جو تمام کائنات کے راجا ہیں - جو کیا دیوتاؤں اور کیا انسانوں کے مالک ہیں - اُن کی ارادھنا کے لئے ہم لوگ یہاں آئے ہوتے ہیں - اُن کا پاک بھاؤ دیکھکر پاک ہوتے ہیں - یہ ہم لوگوں کی کیسی خوش قسمتی ہے ! یہ جو پاک وقت ہے یہی امرت کا ویلا (وقت) ہے یہی برمھ مھورت ہے - وہ جیسے سورج کے اندر رہ کر اُس کے اندر سے ساری شعاعوں کو پھیلاکر ساتوں لوکوں کو روشن کرتے ہیں ویسے ہی ہم سب کے آتماؤں میں رہ کر شُبھ (نیک) بُدّھی (ہدایت) اور دھرم کی طاقت دے کر سرشٹی (جہانوں مخلوق) کا منگل (بھلا) کرتے ہیں اُن کے ساتھ ہمارا اننت جوگ ہے وہ ہمارے آرادھیہ (قابل حمد) دیوتا ہیں - آؤ اب ہم سب مل کر پریتی اور بھکتی کے ساتھ اُنکی اُپاسنا کر کے جیون (زندگی) سارتھک (مفید) کریں ٭

اوم ایک میوآدوی تیم

سے بھی چھوٹے اور بڑے سے بھی بڑے ہیں - جو لا انتہا آکاش ہیں اور جو چھوٹے سے پانی کے قطرے میں رہتے ہیں وہی ہمارے اُپاسیہ دیوتا ہیں ⁂

جو ہر وقت ہمارے ساتھ ساتھ رہتے ہیں - وہ پاک کام کے لئے اُتساہ اور ہمت دیتے ہیں اور پاک کام کا اجر بھی دیتے ہیں - پاپ میں گھِر جانے سے سزا دے کر اُس سے نجات دیتے ہیں - وہی ہمارے اُپاسیہ دیوتا ہیں ⁂

کتنے زمانے پہلے رِشی لوگ اتھروویدمیں یہ زندہ صداقت بیان کر گئے ہیں جس کو آج بھی ہم لوگ پُورے دل کے ساتھ قبول کرتے ہیں اور جس سے اب بھی ہم لوگوں کی دِلی شردھا اور بھکتی جوش زن ہوتی ہے - اتھروویدکے اِس شلوک میں ہم پرمیشور کے ساکھشی حاضر سُروپ کو کیسا صاف دیکھتے ہیں - آج کل جو جو بھاؤ ہمارے دِلوں میں پیدا ہوتے ہیں پہلے رِشی لوگ بھی اُن کو ظاہر کر گئے ہیں راستی کبھی کسی خاص وقت میں بند اور محدود نہیں رہتی - راستی تمام وقتوں میں ہی ظاہر ہوتی رہتی ہے - جیسے آگ کی چنگاریاں نکلتی رہتی ہیں اور سُورج سے شعاعیں چاروں طرف پھیلتی رہتی ہیں ویسے ہی ایشور سے راستی ہمیشہ نکلتی رہتی ہے - جس وقت جو سادھو - بھگت پاک دِل

لے کر چارسو ایک شمار کرنا چاہیئے۔ یہ بَرُن راجا کون ہیں؟ اُن کی پہچان اگلے منتر میں بتلائی گئی ہے۔ یہ ساری زمین اُسی بَرُن راجا کی ہے۔ یہ ساری دُنیا اُسی بَرُن راجا کی ہے جو لوگ اس دُنیا کے چھوٹے چھوٹے ملکوں کو اپنے تصرف میں رکھ کر اپنے آپ کو راجا خیال کرتے ہیں وہ محض اُن کا گھمنڈ ہے۔ وہ صرف اُن کا برائے نام اور لاحاصل خطاب ہے۔ حقیقت میں اس دُنیا کے راجا وہی بَرُن راجا ہیں وہ صرف اس پرتھوی کے راجا نہیں بلکہ یہ جو اتنا بڑا آسمان ہے۔ جس کی حدود ایک دوسرے سے اِتنی دُور ہیں کہ جس کی انتہا نہیں۔ اُسکے بھی وہ راجا ہیں *

وہ نہ صرف اِس بڑی زمین اور وسیع آسمان ہی کے راجا ہیں بلکہ کیا زمین اور کیا عرش بریں سب ہی کے مالک ہیں۔ یہ جو ہوا اور پانی کے دو سمندر ہیں وہ دونوں ہی بَرُن کے پیٹ میں موجود ہیں۔ دونوں سمندر اُنہیں کے سہارے ہیں۔ وہ صرف گہرے سمندر میں ہی نہیں بلکہ ایک چھوٹے سے چھوٹے پانی کے قطرے میں بھی موجود ہیں۔ جو زمین و آسمان کے راجا ہیں۔ جو چھوٹے بڑے سب پدارتھوں (اشیاء) میں بیاپت (پھیلے ہوئے) ہو رہے ہیں وہی ہم لوگوں کے اُپاسیہ (قابل پرستش) دیوتا (دیوتا) ہیں۔ جو تمام زمین اور آسمان کے راجا ہیں۔ جو عمیق سمندر اور ہوا کے ساگر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جو چھوٹے

واسطے اُن کو ہمہ داں جان کر گناہ کرنے سے خوف کرو اور نیک اور بھلے کام کرنے میں سرگرم اور پُرجوش رہو ٭

گناہوں کے چھُپانے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ پرم پِتا۔ کامل ماتا ہمارے ساتھ ہی ساتھ ہیں۔ اُن کو دیکھ کر بُرے کاموں سے باز آؤ۔ اور اُنکی ہمّت اور اُتساہ دینے والی۔ پریم بھری آنکھوں کو دیکھ کر بھلے اور نیک کاموں میں مصروف ہو جب پاک کام کرتے ہیں تب ہی اُن کی خوشنود اور بشاش نظر دیکھ سکتے ہیں۔ اور جب گناہ آلودہ کام کرتے ہیں تو اُن کی رُودر مُورتی (ڈراونی شکل) پرکاش پاتی ہے۔ پاپ کرنے پر بھی وہ جان لیتے ہیں اور پُن کرنے پر بھی وہ معلوم کر لیتے ہیں اور اِسی لئے دونوں کی مناسب سزا اور جزا دیتے ہیں۔ اے نیک شخص! تم جو سمجھتے ہو کہ میں اکیلا ہوں یہ غلط ہے پُن اور پاپ کے دیکھنے والے پرماتما چُپ چاپ تمہارے دل میں ہمیشہ باس کرتے ہیں اور یہی بھاؤ اتھروید کے اس منتر سے بھی صاف طور سے ظاہر ہوتا ہے ٭

اگر کوئی کھڑا ہو یا چل پھر رہا ہو۔ یا آرام کرتا ہو یا گپھا میں چھپا ہوا ہو وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ دو شخص مل کر جہاں مشورہ کرتے ہوں اُنکے بیچ میں وہ تیسرے موجود رہتے ہیں۔ تین شخصوں میں وہ چوتھے۔ چار میں پانچویں۔ پانچ میں چھٹے۔ اسی طور پر اگر یہاں چار سو لوگ ہوں تو اُن کو

پانچواں اُپدیش

۴ پھاگن۔ شک سمت ۱۷۹۸

جو ایک جگہ میں رہتے ہیں جو چلتے پھرتے ہیں جو آرام کرتے ہیں جو تاریک گپھا میں چھپے رہتے ہیں۔ جو سُن سان پوشیدہ گوہا میں داخل ہوتے ہیں بُرن راجا اُن سب کو جانتے ہیں۔ (اتھروید سنگھتا۔ ادھیائے۔ ۴۔ انوواک۔ ۴۔ پرپاٹھک۔ ۷۔ منتر۔ ۱۶)

جو شخص ایک جگہ میں رہتا ہے جو چلتا پھرتا رہتا ہے جو آرام کرتا ہے جو اندھیرے میں چھپا رہتا ہے جو کسی سُن سان پوشیدہ گپھا میں داخل ہوتا ہے اُس کو بُرن راجا جانتے ہیں۔ دو شخص الگ بیٹھ کر جو کچھ مشورہ کرتے ہیں۔ اُن دونوں کے بیچ میں بُرن راجا موجود رہ کر سب معلوم کر لیتے ہیں اُن سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رہتا۔ اُن کے سامنے کچھ بھی چھپا نہیں رہ سکتا۔ اگر کوئی اندھیرے گھر میں چھپ رہے اگر کوئی اندھے کوئے میں گھس جائے۔ تو وہ اُن کی نظر سے چھپ نہیں سکتا۔ وہ سب کچھ جانتے ہیں۔ اگر دو شخص بیٹھے ہوئے خراب یا اچھا مشورہ کر رہے ہوں تو اُن کے بیچ میں وہ تیسرے ہو کر سب کچھ جان لیتے ہیں۔ اِس

نہ کرو - بخیلی کی عادت مت ڈالو - دھرم دھن کبھی نہ چھوڑو - دھرم کے لئے جان دے دینے میں بھی دریغ نہ کرو - گویا اِس طرح بلا کسی آواز کے بلا کسی شبد کے وہ ہر ایک کے دل میں دھرم کا اُپدیش دیتے رہتے ہیں - جو اِن سب اُپدیشوں کی پیروی کر کے دُنیا میں ہی دھرم سادھن کرتے ہیں وہ سر کٹ جانے پر بھی اپنے آتما میں پران کو لے کر امرت دھام میں جا حاضر ہوتے ہیں ٭

اِس پرماتما کو کوئی اچھّے اچھّے بچنوں کے ذریعہ سے نہیں جان سکتا - نیز عقل یا بہت سے شاستروں کے سُننے اور پڑھنے سے بھی اُن کو کوئی نہیں جان سکتا - وہ آپ جسے جتاتے ہیں وہی اُن کو جانتا ہے - اور اُن کا پرکاش ہو کر سب جگہ اُن کا جش پرچار کرتا ہے - وہ کِس کو جتاتے ہیں؟ اُسی کو ہاں صرف اُسی کو جو اُن کو چاہتا ہے اُسی کے پاس وہ اپنا رُوپ پرکاش کرتے ہیں یہ جو ابدی برھم ہیں جن کا پہلا کارن (فسٹ کاز) کوئی نہیں - یہ بشو سنسار جن کا کام ہے - شانت ہو کر اُسی شانت سُروپ کی اُپاسنا (عبادت) کرو - ہاں ایک اُسی شانت سُروپ کی شانت ہو کر اُپاسنا کرو ٭

اوم ایک میو آدوی تیم

کنول کے پھول۔ اِسی خوبصورتی کا سایہ حسن اور جوانی کی بشاشت اور لطافت ہے۔ اِسی خوبصورتی میں جن لوگوں نے اپنا پریم قایم کیا ہے اُنکا پریم کبھی خشک نہیں ہوتا۔ پانی یا پھل یا شہد کی طرح اُنکا کوئی رس نہیں لیکن توبھی وہ "رس سروپ" اور امرت رس ہیں۔ اُس رس کو جس نے چکھا ہے اُسکی ترپتی (سیری) کا خاتمہ نہیں۔ اُن میں خوشبو نہیں لیکن اُن کے سہباس سے صبح کے وقت کے سارے پھول خوشبو حاصل کر کے خوشبو دیتے ہیں۔ اُن کا کوئی شبد (آواز) نہیں لیکن وہ نر ناری (مرد اور عورتوں) کے آتما میں رہ کر چپ چاپ سب کی شُوبھ بُدھی میں دھرم کا اُپدیش دیتے ہیں *

سچ بولو۔ دھرم کی زندگی بسر کرو۔ دھرم سے بڑھ کر اور کچھ نہیں دھرم سب کے لئے میٹھی چیز ہے۔ بے انصافی اور بے ایمانی سے روپیہ نہ کماؤ۔ دوسرے کی دولت کا لالچ مت کرو۔ دوسرے کے نام و عزت کا حسد کر کے دُکھی مت ہو۔ ایک دوسرے کی خطا معاف کرو۔ زنا کاری کے گناہ میں کبھی گرفتار مت ہو۔ شراب پی کر کبھی متوالے مت بنو۔ شانت ہو کر گیان حاصل کرو۔ متحمل اور صابر ہو کر کام کرو۔ اعتدال کے ساتھ کھاؤ پیو۔ پتی بُرتا (باعصمت) ستی بن کر سنسار دھرم پالن کرو۔ خوشدلی کے ساتھ گھر کے کاروبار کرو۔ جھگڑا فساد۔ عداوت۔ فضول بات چیت کو تیاگ کرو۔ نیک چلن اور اندرے جیت ہو کر گھر کی لکھشمی بنو۔ بزرگوں کو بھگتی کرو۔ غریب غربا پر رحم کرو۔ فضول خرچی

رہ کر پانی کو نیم میں رکھتے ہیں۔ پانی جن کو نہیں جانتا پانی جن کا جسم ہے وہ تمہارے ہر ایک کے آتما میں رہتے ہیں۔ جو آگ میں رہ کر۔ ہاں! آگ کے اندر رہ کر آگ کو نیم میں رکھتے ہیں۔ آگ جن کو نہیں جانتی۔ آگ جن کا جسم ہے وہ تمہارے ہر ایک کے آتما میں براجمان ہیں۔ یہ انترجامی امرت پرش سب کے آتماؤں میں موجود ہیں۔ باہر کے ہاتھوں سے اُن کو چھو نہیں سکتے۔ لیکن آتما کے ذریعہ سے اُن کو محسوس کر سکتے ہیں۔ روحانی جوگ کے ساتھ۔ دُنیاوی سامانوں کی گرویدگی سے آزاد ہو کر جوگی لوگ برہم کو محسوس کرنے اور چھو لینے کا بڑا سُکھ حاصل کرتے ہیں۔ اُن کی کوئی شکل نہیں۔ نہ وہ سفید ہیں۔ نہ پیلے۔ نہ نیلے۔ نہ لال۔ اُن کی شکل اور صورت۔ جس کا کوئی رنگ نہیں۔ کبھی بھی اِن بیرونی آنکھوں سے نہیں دیکھی جاتی۔ لیکن گیان کی آنکھوں کے سامنے وہ آنند اور امرت رُوپ سے ظاہر ہوتے ہیں ؂

اُن کے اِس ست رُوپ اور پریم رُوپ کو جن خوش قسمت لوگوں نے درشن کیا ہے وہ اُن کے پریم میں ہمیشہ ہی محو رہتے ہیں۔ اِس پریم سُروپ کی خوبصورتی کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اِس خوبصورتی میں نہ کمی ہے اور نہ زیادتی۔ اِسی خوبصورتی کا سایہ چاند اور سُورج۔ اِسی خوبصورتی کا سایہ کھلے ہوئے پھولوں کے باغ۔ اِسی خوبصورتی کا سایہ سرور کے

آکاش میں رہ کر۔ ہاں! آکاش کے اندر رہ کر۔ جو آکاش میں چاروں
طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ آکاش جن کو نہیں جانتا۔ آکاش جن کا جسم ہے
اندھیرے میں رہ کر۔ ہاں! اندھیرے کے اندر رہ کر جو اندھیرے میں
چھائے ہوئے ہیں۔ اندھیرا جن کو نہیں جانتا۔ اندھیرا جن کا جسم ہے
روشنی میں رہ کر۔ ہاں! روشنی کے اندر رہ کر جو روشنی کو نیم میں رکھتے ہیں
روشنی جن کو نہیں جانتی۔ روشنی جن کا جسم ہے وہ تم میں سے ہر ایک
کے آتما میں براجمان ہیں۔ جو تیج میں رہ کر۔ ہاں! حرارت کے اندر رہ کر۔
حرارت
حرارت کو نیم میں رکھتے ہیں۔ حرارت جن کو نہیں جانتی۔ حرارت جن کا
جسم ہے۔ وہ تمہارے ہر ایک کے آتما میں موجود ہیں۔ جو سورج میں رہ کر
ہاں! سورج کے اندر رہ کر۔ سورج کو نیم کے مطیع رکھتے ہیں۔ سورج جن کو
نہیں جانتا۔ سورج جن کا جسم ہے۔ وہ تمہارے ہر ایک کے آتما میں موجود
ہیں۔ جو چاند اور ستاروں میں رہ کر۔ ہاں! چاند اور ستاروں کے اندر
رہ کر۔ چاند اور ستاروں کو نیم میں رکھتے ہیں۔ چاند اور ستارے جن کو
نہیں جانتے۔ چاند اور ستارے جن کا جسم ہے وہ تمہارے ہر ایک کے
آتما میں رہتے ہیں۔ جو ہوا میں رہ کر۔ ہاں! ہوا کے اندر رہ کر ہوا کو نیم
میں رکھتے ہیں۔ ہوا جن کو نہیں جانتی ہوا جن کا جسم ہے وہ تمہارے
ہر ایک کے آتما میں رہتے ہیں۔ جو پانی میں رہ کر۔ ہاں! پانی کے اندر

ہے۔ جن کی اِچھا سے زمین اور آسمان پل۔ گھڑی۔ موسم۔ سمّت لگاتار چل رہے ہیں۔ اُن کو تم نے نہیں جانا۔ وہ تمہارے دل میں موجود ہیں ❖

وہ سب سے آزاد اور جُداره کر تمہارے آتما میں ہی ہیں۔ وہ تُم میں سے ہر ایک کے جسم اور آتما میں باس کرتے ہیں۔ ہاں! جو آتما کی گہری سے گہری تہ کے اندر رہنے والے ایشور ہیں اُن کو تُم نے نہیں جانا۔ بھلا اُن کو جانو گے کیونکر؟ جس حال میں کہ تم اگیان (جہالت) کے دُھندلکے کی تاریکی میں رہتے ہو۔ فضول بات چیت میں دن گزار دیتے ہو۔ اندریہ سُکھوں میں گرویدہ رہتے ہو۔ ہوم جگ وغیرہ بیرونی اڈمبروں (لغویات) میں پھنسے رہ کر وقت ضائع کرتے ہو۔ دُنیا میں مارے مارے پھرتے ہو تو پھر اُن کو کیونکر جان سکو گے؟ اگر تُم پربرمھ کو جاننا چاہتے ہو تو گیان اور وِگیان (علم حقیقی) حاصل کرو۔ ہمیشہ سچ بولو۔ نیک چلن رہو۔ نفسانی اور جسمانی سُکھوں کو دھرم کے مطیع کر دو۔ سورگ (بہشت) کی خواہش چھوڑ کر مُکتی کو چاہو۔ یہی تپچھلے زمانہ کے بزرگ رشیوں کا اُپدیش ہے۔ اور یہی اِس وقت کے بزرگوں کی بھی نصیحت ہے۔ "دِھک دِھک جیون برمھ نہ جانو۔ ہردے دیش میں سو نہ اُوپاسو پاس دُور کر مانو۔" یعنی "افسوس ہے افسوس ہے تم پر کہ تم نے جیون کے ایشور کو نہ جانا۔ جو تمہارے دل میں ہے اُسکی اُپاسنا نہ کی جو تمہارے پاس ہے اُس کو دُور سمجھا" ❖

چوتھا اُپدیش

اے انسانو! تم نے اُن کو نہیں جانا جنھوں نے اِس کائنات کو پیدا کیا ہے
(رِگ وید منڈل۔۱۔ ادھیاے۔۶۔ سُکت۔۸۳) ÷

اے انسانو! تم نے اُن کو نہیں جانا جنھوں نے اِس کائنات کو پیدا کیا ہے۔ جِن کی اِچھا سے سُورج طلوع ہو کر روشنی دیتا ہے جِن کی اِچھا سے رات کے وقت چاند اپنی خوش آیند روشنی سے نباتات کو پرورش کرتا ہے جِن کی اِچھا سے سردی کے موسم کے بعد گرمی دُور کرنے کے لئے بادل آ کر ہوا کے ساتھ مینھ برساتے ہیں۔ جِن کی اِچھا سے ساری ندیاں برف سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں سے نکل کر زمین کو سرسبز کرتی ہیں۔ جِن کی اِچھا سے باغ اور جنگل میں پھول پھل پیدا ہو کر راحت بخش میٹھی اور رسیلی خوشبو دیتے ہیں۔ جِن کی اِچھا سے مزروعہ زمین بیشمار جانداروں کی پرورش کرتی ہے۔ جِن کی اِچھا سے ماں کی چھاتیوں میں دودھ کے ساتھ ساتھ سنیہہ محبت نازل ہو کر بچپن میں حفاظت کرتا ہے۔ جنکی اِچھا سے گیان دھرم پا کر حیوانوں سے افضل انسانی زندگی حاصل ہوتی

ساتھ پُن کا ہمیشہ کا تعلق ہے۔ دھرم کے راستہ پر چل کر اگر شہرت اور
عزت حاصل کرتے ہیں تو وہ بھی پُن ہے دھرم کے راستہ میں رہ کر
اگر دولت اور حشمت حاصل کرتے ہیں تو بھی پُن ہے۔ دھرم کے لئے
اگر لوگوں کی نندا سہنی پڑے تو بھی پُن ہے۔ دھرم کے لئے اگر سر
کٹ جائے تو بھی پُن ہے۔ دھرم کا اجر ہی پُن ہے اور پُن کا اجر
خود ایشور ہیں۔ جب پاپ کی میل دھوکر اور پاک وجود بن کر پاکیزگی (پاکیزگی)
کی روشنی سے آتما کو منوّر کرتے ہیں۔ تب ہی اپنے آتما میں شُدھ (پاک)
اپاپ بدھ پرماتما کو دیکھ سکتے ہیں۔ باہر "جو ستّیم (صداقت کل) شوم (نیکی کل) سُندرم (حسن کل) شُدّھ (پاکیزگی کل)
مپاپ بدھم (پاپ سے مبرا)" لکھا ہوا ہے اُس سے بھی بڑھ کر صاف صاف حروف میں
اندرونی آنکھ کے ذریعے دیکھ سکتے ہیں کہ ستّیم شوم سُندرم شُدّھ (بے عیب)
مپاپ بدھم" اپنے ہی آتما میں براج کرتے ہیں۔ یہ برمھ درشن ہی
دھرم اور پُن کا آخری اجر ہے۔ یہی برمھ درشن سورگ ہے۔
اِسی برمھ درشن سے مُکتی ہوتی ہے۔ سادھک صرف اُنہیں کو جانکر
موت سے اُوپر چلے جاتے ہیں اِس کے علاوہ مُکتی پانے کا اور کوئی
ذریعہ نہیں۔ یہی آدیش (ہدایت) ہے اور یہی اُپدیش (نصیحت) ہے ۔

اوم ایکمیو آدوِتیّم

اگر سُکھ چاہو تو سُکھ کے ساتھ دھرم کا میل رکھو۔ جہاں سُکھ کے ساتھ دھرم کا جوگ (میل) رہتا ہے وہیں حقیقی سُکھ بھوگ کرتے ہیں۔ اور ادھرم کرکے جب سُکھ کماتے ہیں تب چور کی طرح سزا بھوگتے ہیں۔ دھرم کے ساتھ جس سُکھ کا جوگ ہوتا ہے وہ ہم لوگ اِیشور کے ہاتھ سے ہی پاتے ہیں۔ لیکن جب چور کی طرح سُکھ بھوگنا چاہتے ہیں تو راج ڈنڈ سر پر آپڑتا ہے۔ اور سارا سُکھ پشیمانی اور روحانی عذاب کی آگ سے جل جاتا ہے۔ دنیاوی سامانوں کے حاصل کرنے کا صلہ اور اجر اگرچہ سُکھ ہے۔ لیکن اگر دھرم کے ساتھ میل نہ رہے تو پھر حقیقی سُکھ نہیں مِلتا۔ بلکہ ہزاروں کوس دُور بھاگ جاتا ہے۔ دُنیاوی ساز و سامان کے حصول میں سُکھ ہے لیکن ہمیشہ نہیں۔ جب ادھرم کے ساتھ وہ سُکھ مِلتا ہے تو پھر ایک دن وہ سُکھ دُکھ میں بدل جاتا ہے۔ اِس واسطے جو لوگ ادھرم کرکے سُکھ چاہتے ہیں وہ سُکھ نہیں پاتے اِسی وجہ سے سُکھ کا متلاشی انسان اُلٹا پھل پاتا ہے۔ دُنیاوی سُکھوں کا اجر ہمیشہ سُکھ نہیں لیکن دھرم کا اجر ہمیشہ ہی پُن ہے۔ یہ ہمیشہ کارج (معلول) اور کارن (علت) کے رشتہ سے گھٹا ہوا ہے۔ دھرم کے لئے اگر پران بھی چلے جائیں تو بھی دھرم کا پھل پُن ہی ہوگا کوئی اُس کو دُور نہیں کرسکتا۔

بشئے لابھ (حصولِ دنیوی ساز و سامان) سے سُکھ ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ لیکن دھرم کے

نہیں رہ سکتا۔ پُن اور پاپ سے پیچھا نہیں چُھڑا سکتا۔ پُن اور پاپ اُس کے پیچھے ضرور جائیگا کیونکہ پُن اور پاپ آتما کا کام ہے *

آتما کا یہ کام کہاں سے آتا ہے؟ دھرم سے۔ دُنیاوی سامانوں اور لذّات کے ساتھ جیسے سُکھ کا تعلق ہے دھرم کے ساتھ ویسے ہی پُن کا تعلق ہے۔ دُنیاوی سامانوں کے نہ مِلنے سے جیسے دُکھ ہوتا ہے دھرم کے نہ ہونے سے پاپ ہوتا ہے۔ جنہوں نے پاپ کیا ہے وہ پاپ کے بودھ ہونے پر جانتے ہیں کہ یہاں کے سب دُکھوں سے پاپ کی پشیمانی اور عذاب کیسا زیادہ خوفناک اور تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور جنہوں نے پُن کیا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ نفسانی لذات کے سُکھوں کے مقابلہ میں پُن کا آنند کیسا شیریں تر ہوتا ہے۔ یہاں کا سُکھ اور دُکھ من کا دھرم ہے۔ کہ جس میں اِنسان اور حیوان دونوں برابر ہیں۔ حیوانات پُن اور پاپ محسوس نہیں کرتے۔ پُن اور پاپ کا گیان (علم) آتما میں ہی رکھا گیا ہے۔ اِنسان دُکھ سے اِس قدر پژمُردہ نہیں ہوتا لیکن پاپ سے یک لخت مثل مُردہ کے ہوجاتا ہے اور دُنیاوی سُکھ سے اِتنا نہیں پُھولتا جتنا پُن (ثواب) کے پوتر آنند (پاک راحت) سے مگن اور خوش ہوتا ہے۔ جبکہ من کے کام کے مقابل میں آتما کا بھاؤ افضل ہے تو جان دیکر بھی پُن کا حاصل کرنا انسان کا فرض ہے *

حیوانوں سے انسان افضل ہے - چاند اور سورج میں جان نہیں -
نباتات میں من نہیں - حیوانوں میں آتما نہیں - ان سب سے انسان
میں خصوصیت یہ ہے کہ وہ آتما رکھتا ہے - انسان کا جسم من کے لحاظ
سے جمادات نباتات اور حیوانات کے ہی برابر ہے - لیکن صرف وہ
آتما کے لحاظ سے ہی اس عام جماعت بندی سے فائق ہے - یہ آتما
اشیاء خوردنی مادی چیزوں میں جاندار نباتات میں من رکھنے والے
حیوانات میں نہیں ہے - یہ آتما اگر ہے تو انسان میں ہی ہے - اِسی
سے انسان کا بڑاپن اور اِسی سے اُس کی فضیلت ہے - اِنسان
کی فضیلت اُس کی ہستی سے نہیں - جان سے نہیں - من سے
نہیں بلکہ آتما کے باعث سے ہی وہ سب سے اعلےٰ اور سرشیٹ (افضل) ہوا ہے

ہضم وغیرہ کرنا جان کی خاصیت اور سکھ دکھ محسوس کرنا من کا کام ہے
اب سوال یہ ہے کہ آتما کا کیا کام ہے؟ آتما کا کام پن اور پاپ کا بودھ (علم)
ہے - پن اور پاپ نہ نباتات میں ہے اور نہ حیوانات میں - یہ صرف
اِنسان میں ہی ہے - جیسے سکھ دکھ کا گھر من ہے ویسے ہی پاپ اور
پن کا گھر آتما ہے - اِنسان پاپ اور پن کے ہاتھ سے بچ نہیں سکتا -
کیونکہ آتما کا کام پاپ اور پن کا بودھ ہی ہے - وہ ہزار کج بحثی کرے
ہزار پاپ اور پن سے الگ رہنا چاہے - لیکن پاپ اور پن سے الگ

ہیں موجیں نہ اُٹھیں ویسے ہی یہاں کے سُکھ دُکھ بھی برابر جاری رہینگے ٭

سُکھ دُکھ صرف انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ چرندوں پرندوں کے لئے بھی ہے۔ جہاں کہیں سُکھ دُکھ دیکھا جاتا ہے وہیں سمجھ سکتے ہیں کہ من بھی ہے۔ کیونکہ سُکھ اور دُکھ من ہی کے ذریعہ سے محسُوس کیا جاتا ہے۔ چرند و پرند سُکھ دُکھ محسوس کرتے ہیں کیونکہ اُن میں من ہے مگر نباتات سُکھ دُکھ محسُوس نہیں کرتے کیونکہ اُن میں من نہیں۔ من صرف سُکھ کا ہی گھر نہیں اور نہ صرف دُکھ کا۔ بلکہ سُکھ اور دُکھ دونوں کا ہی گھر ہے۔ نباتات میں من نہیں صرف پران (جان) ہے یہ جڑ کے ذریعے زمین سے رس کھینچ کر بڑھتے ہیں اور آخر ش خشک ہو کر مر جاتے ہیں۔ جسم بھی اسی طرح خوراک ہضم کر کے بڑھتا ہے۔ پھر بڑھاپے سے کمزور ہو کر مٹی میں مل جاتا ہے ٭

نباتات کے ساتھ ہمارے جسم کی مُشابہت ہے۔ اِن دونو کی عام علامت جان ہے۔ کیا انسان کیا حیوان اور کیا نباتات جان سب ہی میں یکساں پائی جاتی ہے۔ اِس جان سے اوپر کی شرینی (جماعت) میں من ہے۔ نباتات کو چھوڑ کر من کے راج میں جانا پڑتا ہے من کے موجود رہنے سے حیوان اور انسان برابر ہوتے ہیں۔ جیسے من کی وجہ سے نباتات سے حیوان اعلےٰ ہیں ویسے ہی آتما کے لحاظ سے

خوشی اور راحت موجود رہیگی۔ آنند سے بھر کر تمہارا آتما اُن کے پریم کے گیت گائیگا۔ اُن کا یہ بچن سُنو وہ اِس محدود آتما میں میٹھی اور گنبھیر (سنجیدہ) آواز سے کہتے ہیں "مَیں برمھ ہوں" ٭

اوم ایک میو آدوِتیم

تیسرا اُپدیش

۲۰ مِنگھسر شک سمت ۱۷۹۷

اِیشور نے اِس جسم میں آتما کو مقیم کر رکھا ہے۔ وہ ہم لوگوں کے آتما کو جسم میں رکھ کر ہماری پرورش کرتے ہیں۔ اُن کا منشا یہی ہے کہ ہم اِسکو ترقی دے کر اور گیان اور دھرم میں اعلےٰ بنا کر اُن کے چرنوں میں بھینٹ کریں۔ ہم کو اِسی لئے یہ آتما مِلا ہے کہ اِسے ہم لوگ اُن کے چرنوں میں پھر ارپن کرینگے۔ اگر منُشیہ جنم پا کر اِسی خاص مقصد کے پورا کرنے کے واسطے اور اِس کی بھلائی کے لئے۔ آتما کو مضبوط اور طاقتور نہ کریں تو منشیہ جنم فضول اور بے معنی ہو جاتا ہے۔ دُنیا کے سُکھ اور دُکھ میں تو بہت ہی دنوں سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جیسے سمندر کی موجیں برابر جاری رہتی ہیں اور کوئی بھی ایسا وقت نہیں ہوتا جبکہ سمندر

جسم زندہ رہتا ہے۔ ویسے ہی آتما میں پرماتما کے رہنے سے آتما زندہ رہتا ہے۔ خون جیسے جسم کا پران (جان) ہے سانس جیسے جسم کی زندگی ہے پرماتما اسی طرح آتما کے پران ہیں۔ جس شخص نے پرماتما کے ساتھ جوگ قایم کرلیا ہے جب اُس کا جسم یہاں پڑا رہ جائیگا تب اُس کا پران پرماتما کو لے کر چلا جائیگا۔ اِس جوگ کا کبھی خاتمہ نہ ہوگا۔ وہ برمھ کو پاکر اُنہیں کے ساتھ اپنی ضروریات کے تمام سامانوں کو بھوگ کرتا ہے۔ یہی بھوگ ہمارا پھل ہمارا سورگ (بہشت) اور ہماری مُکتی ہے۔ یہ کیسا اعلےٰ اور نفیس پھل ہے! ایک بار اگر آتما میں اُن کو درشن کرسکیں تو پھر لاانتہا زمانہ تک اُن کا امرت پی سکینگے۔ اِس لئے جسم میں آتما کو دیکھو۔ اور آتما میں پرماتما کو۔ پرماتما ہی آتما کی جان ہیں۔ پرماتما ہی آتما کے سُکھ۔ اور پرماتما ہی آتما کی مُکتی ہیں۔" اِس پرماتما کو اچّھے اچّھے بچنوں یا نہایت تیز عقل اور روشن طبع کے ذریعے سے نہیں جان سکتے۔ اور نہ بہت شاستروں کے پڑھنے یا سُننے سے ہی وہ جانے جاتے ہیں۔ لیکن جو پُورے دل سے اُن کو چاہتا ہے وہی اُن کو اپنے آتما میں دیکھ سکتا ہے اور پھر اُس شخص کی ساری کامنائیں (ضروریات) پُوری ہو جاتی ہیں"۔

اِس لئے نیند سے جاگو۔ صدق دل سے اُن کے دروازے پر جاؤ۔ لوبھ اور موہ جاتا رہیگا۔ سارا دُکھ دُور ہوگا۔ تمہارے دائیں بائیں

اندر ہی ہیں برمھ موجود ہوں - میری شرن (پناہ) لینے سے پاپ تاپ نہیں رہ سکتا۔" بیرونی کانوں سے اُن کا یہ اعلےٰ شبد (کلمہ) اور شیریں و تسکین دہ کلام سُنا نہیں جاتا۔ وہ صرف حواسوں سے اُوپر جا کر گیان جوگ کے ذریعے دھیان میں مگن ہونے سے ہی سُنائی دیتا ہے۔" جس نو تُوں جنایا سوئی جن جانے۔ ہری گُن سدا ہی آگھ بکھانے۔" ہے پرماتمن! جسکو تم جتلاتے ہو وہی جانتا ہے۔ وہی ہری گن کی ہمیشہ بیا کھیا (تشریح) کرتا ہے۔

تاریکی میں پرماتما ہیں لیکن تاریکی اُنکو نہیں جانتی۔ روشنی میں پرماتما ہیں لیکن روشنی اُنکو نہیں جانتی۔ سُورج میں پرماتما ہیں لیکن سُورج اُنکو نہیں جانتا۔ چاند میں پرماتما ہیں لیکن چاند اُنکو نہیں جانتا۔ آتما میں پرماتما ہیں لیکن ناقابل آتما بھی اُنکو نہیں جانتا۔ البتہ اُن کو جاننے کا ادھیکاری (مستحق) ضرور ہے۔ چنانچہ آتما جب پاک ہو جاتا ہے، اور جب اُس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ وہ اُن کو جاننے اور حاصل کیئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا تب وہ اُس کے پاس پرکاشت ہوتے ہیں۔" جو سادھک اُن کو چاہتے ہیں وہی اُن کو حاصل کرتے ہیں پرماتما ایسے سادھک کے پاس اپنے آپ کو پرکاش کرتے ہیں۔" وہ آتما میں رہ کر آتما کے اندر رہ کر آتما کو نیم میں رکھتے ہیں ❊

اس پرماتما کو شُونیہ (خلا) میں دیکھنے مت جاؤ بلکہ آتما میں ہی دیکھو جیسے خون کی حرکت سے جسم چلتا پھرتا ہے۔ جیسے سانس لینے سے

نہیں پاؤں نہیں۔ آنکھ نہیں۔ کان نہیں۔ ناک نہیں۔ زبان نہیں۔ لیکن یہ آتما وہ ہے جو ہاتھ سے پکڑتا ہے۔ پاؤں سے چلتا ہے آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ کانوں سے سُنتا ہے۔ جب اس آتما کو بخوبی اور دلی توجہ کے ساتھ جان لیا تو پھر پرماتما کے دیکھنے کے ادھیکاری (مستحق) ہو گئے۔ جیسے گھر کے اندر داخل ہوئے بغیر گھر کے مالک کو نہیں دیکھ سکتے ویسے ہی آتما کے اندر جائے بدون آتما کے سوامی کو نہیں دیکھ سکتے۔ جسے "میں" کہہ کر جانتے ہیں جب تک اُسی آتما کو نہ سمجھ سکیں تب تک پرماتما کو کہاں دیکھ سکتے ہیں؟ اِس لئے پہلے اپنے آتما کو اچھی طرح سمجھو۔ یہی آتما دیکھنے۔ سُننے اور چھونے والا۔ خیال و محسوس کرنے والا اور کرتا (فاعل) ہے۔

ایسا آتما کہاں رہتا اور کِس میں قایم ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ وہ ابناشی (غیر فانی) پرماتما میں ہی قایم ہے۔ جب یہ آتما اپنے آپ کو بے سہارے اور بے مددگار سمجھ کر اپنی زندگی کے سہارے اور مددگار کو ڈھونڈتا ہے اور شانت۔ اِندریے جیت (ترک لذات)۔ متحمل اور مطمئن ہو کر پاک ہوتا ہے تب وہ اپنے آپ میں ہی پرماتما کو دیکھتا ہے۔ اور اُن کے اِس زندہ کلام کو کہ جس کے سُننے سے مارے خوشی کے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں سُنتا ہے کہ "خوف نہیں تیرے

آتما اتنا نزدیک ہے کہ اُس سے زیادہ نزدیک اور کوئی مقام نہیں لیکن پھر بھی موہ کو چھوڑکر اُس کے اندر داخل ہونا نہایت ہی سخت مشکل ہے۔ جس کی جیسی زبردست خواہش ہوتی ہے اُسکی ویسی ہی دِلی توجہ اور کوشش ہوتی ہے۔ پُوری دِلی خواہش۔ توجہ اور کوشش کے بغیر آتما میں پرماتما کو محسوس نہیں کر سکتے۔ براہمہ سماج میں آکر اگر تُم نے آتما کے اندر پرماتما کا درشن نہ کیا۔ اور سادہ دل لیکر ہی چلے گئے تو یہاں آنے سے فائدہ کیا؟ اگر بھکتی۔ شردھا اور پریتی کے ساتھ آتما میں ہم نے اُن کو مشاہدہ نہ کیا تو پھر یہاں آنے سے کسی قسم کا مطلب پُورا نہیں ہوتا۔ اِس آتما کی پہچان کیا ہے جس میں وہ پرماتما رہتے ہیں؟ ابھی اُس کو جاننے کے لیئے دل لگاؤ۔

وید میں لکھا ہے "جو جانتا ہے کہ میں سُونگھتا ہوں وہی آتما ہے ناک سونگھنے کا صرف ایک ذریعہ ہے"۔ "جو جانتا ہے کہ میں بات کرتا ہوں وہی آتما ہے۔ بولنے کے لئے زبان صرف ایک آلہ ہے"۔ "جو جانتا ہے کہ میں سُنتا ہوں وہی آتما ہے سُننے کے لئے کان صرف ایک ذریعہ ہیں"۔ "جو جانتا ہے کہ میں سوچتا ہوں یا خیال کرتا ہوں وہی آتما ہے۔ من صرف ایک روحانی یا اندرونی آنکھ ہے"۔ آتما ہی من کے ذریعہ سے باطن کو دیکھتا ہے۔ آتما ہی

نہیں ہو سکتے - جو باہر ہی باہر اُن کو ڈھونڈتے ہیں وہ نا اُمید ہوتے ہیں - اندر کی چیز کو باہر سے نہیں دیکھ سکتے جو اُن کو باطن میں دیکھنا چاہتا ہے وہی دیکھ سکتا ہے - اگر ایشور صرف ساتویں بہشت میں رہتے اور دُور سے دور ہی رہتے تو ہم لوگ کیونکر وہاں جا سکتے - لیکن اُن کو دیکھنے کے لئے کہیں دُور دراز جگہوں میں گھومنا نہیں پڑتا - جب شانت اور اِندریے جیت ہو کر اور دل لگا کر اپنے قلب پر نگاہ ڈالتے ہیں تب دیکھتے ہیں کہ وہ آتما کے سنگھاسن پر براجمان ہیں - دُور جا کر اُن کو نہیں پا سکتے - کیونکہ وہ پاس ہی ہیں - آتما میں ہی اُن کا درشن کر سکتے ہیں "وہ آتما میں ہی ہیں آتما کے اندر ہیں" جیسے دُور جانے کے لئے جسمانی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے ویسے آتما کے اندرونی راج میں داخل ہونے کے لئے من کو تکلیف میں ڈالنا پڑتا ہے - جسمانی سخت ریاضت کے مقابل میں من کو سنجم کرنا نہایت سخت سادھن ہے اور خواہ کوئی اُوپائے اختیار کیوں نہ کرو لیکن من کے سنجم کے بغیر پرماتما کو آتما کے اندر نہیں دیکھ سکتے - شانت - اِندریے جیت - مطمئن - متحمل - مستقل یکسو اور پاک وجود ہو کر ہی آتما میں پرماتما کو دیکھنا ممکن ہے ❊

(تارک) (قلب) (قابو) (ریاضت) (ترکیب)

ہزار کوس چلے جانے پر ایک منزل مقصود پر پہنچ سکتے ہیں - لیکن

جن کو پورے طور سے نہیں جانتا اور جو آتما کو قانون کے مطیع رکھتے ہیں وہ تمہارے انتر جامی امرت پُرش ہیں۔ شُکل یجُروید مادھین دِن شاکھا ◆

ہماری کیسی خوش قسمتی ہے کہ ہم اِس پاک صبح کے وقت پوِتر سُروپ (پاکیزگی کل) کی اُپاسنا سے آتما کو پوِتر کرتے ہیں۔ آتما کی پاکیزگی اور صفائی صرف اُنکی اُپاسنا سے حاصل ہوتی ہے۔ اِس آتما میں وہ ہمیشہ موجود رہتے ہیں جس سے آتما پوِتر ہوتا ہے اور جب یہ پرماتما سے جُدا اور دُور رہتا ہے تو دُکھی اور غمگین رہتا ہے۔ بڑھاپے اور رنج و غم سے کمزور اور نحیف (دُبلا) ہو جاتا ہے اور ناپاک خواہشات سے جلتا رہتا ہے۔ لیکن جب ہم آتما میں پرماتما کو قبول کرتے ہیں تب ہی پوِتر اور شُدھ ہوتے ہیں ◆

پرماتما کہاں ہیں؟ وہ کسی سے دُور نہیں بلکہ سب کے نہایت ہی نزدیک ہیں۔ یعنی آتما میں ہی ہیں" جو آتما میں آتما کے اندر رہ کر اُسکو پوِتر کرتے ہیں اور آتما پوری طرح جن کو نہیں جانتا۔ آتما ہی جن کا جسم ہے جو آتما کو نیم کے مطیع رکھتے ہیں وہی تمہارے انتر جامی امرت پُرش ہیں" یہ پُرانے رِشیوں کا مقولہ ہے۔ جو ایک پُرجوش سرگرم اور طاقتور باگیہ ولک جیسے رِشی کے دِل سے نکلا ہے۔ جس کو ہم شُکل یجُروید کی مادِھین دِن شاکھا میں لکھا ہوا پاتے ہیں ◆

دیس بدیس پھرنے اور بھنبھنے سے تیرتھ کرنے سے ایشور حاصل

کی اُپاسنا کے لئے ہم لوگ یہاں حتے الوسع کوشش کرتے ہیں۔ دیوتا لوگ جیسے اُن کی اُپاسنا کرتے ہیں ہم لوگ بھی اُسی طرح دوست آشناؤں کے ساتھ مل کر پرم بندھو کی اُپاسنا کرنے آئے ہیں۔ یہاں وہ اِس پاک ہوا میں موجود ہیں وہ اِس جوتی میں روشن ہو رہے ہیں ہم لوگوں کے ہر ایک کے آتما میں وہ بہار کرتے ہیں۔ ہم کو ناشکر گذار لڑکے کی طرح اُن کے چرنوں سے بھاگ نہ جانا چاہیئے بلکہ اُن کے چرنوں کو پکڑے رہنا اور اُن کو چھوڑ کر اپنے من کو کہیں اِدھر اُدھر نہ لگانا چاہیئے۔ اگر اُنکے ساتھ جوگ قایم کر سکیں تو پھر اُس جوگ کا خاتمہ نہ ہوگا وہ یہاں ہمارے سامنے ساکھشات (ہو بہو) طور سے موجود ہیں۔ اِس لئے "جاگو سکل امرت ادھیکاری۔ نین کھول دیکھو کرُناندھان پاپ تاپ ہاری" (اے حیات ابدی کے مستحق لوگو! تم جاگو۔ اور آنکھیں کھول کر اُس منبعِ رحمت اور گناہ کے عذاب سے نجات دینے والے کو دیکھو)

اودم ایک میوادِوی تیم

دُوسرا اُپدیش

۷۔ اساڑھ۔ شک سمت ۱۷۹۷

جو آتما میں رہ کر آتما کے پران ہو رہے ہیں آتما جن کا جسم ہے آتما

دیوتاؤں کی بھوک ایشور ہیں اور اُن کی خوراک ایشور کا امرت ہے
بالک کے لئے جیسے ماتا کا دودھ ہی جیون (زندگی) ہوتا ہے ویسے ہی
دیوتاؤں کی بھوک ایشور کے امرت سے ہی مٹتی ہے۔ ماتا جیسے
بھوکے بالک کو سنیہ (ممتا) کے ساتھ دودھ دیتی ہے ویسے ہی ایشور اپنے
بھوکے دیوتاؤں کو امرت رس عطا کرتے ہیں۔ ہم لوگ بھی یہاں بجلی
کی طرح کبھی کبھی اُن کو دیکھ لیتے ہیں اور اُس امرت کی بوند پا لیتے
ہیں۔ روشن دِبیہ لوک (روحانی دُنیا) میں جیسے دیوتا لوگ امرت پی کر طاقتور ہو کر
اُن کی اُپاسنا کرتے ہیں اس دُنیا میں نِشکام (خود غرضی سے مبرا) جاگتے ہوئے اور
باہوش و حواس براہمن لوگ بھی اُن کے سرب بیاپی (حاضر و ناظر) پرم پد (عالی منصب) کی
اُپاسنا کرتے ہیں۔ "جو لوگ نِشکام ہوتے ہیں۔ جو اُن کے جاننے کے
لئے جاگتے رہتے ہیں۔ جو باہوش و حواس ہو کر۔ جاگتے رہ کر۔ اور
نِشکام ہو کر اُن کو پورے طور سے چاہتے ہیں وہی اُنکی اُپاسنا کرتے ہیں"؏

دیوتا لوگ دِبیہ دھام (روحانی دنیا) میں ایشور کا امرت پیتے ہیں ہم لوگ بھی
اگرچہ نیچے کی شرینی (جماعت) میں ہیں تو بھی اعلےٰ جماعت میں جانے کی اُمید
ہے۔ ہم لوگ یہاں ہی نیست و نابود نہیں ہو جائینگے بلکہ یہیں سے
اُن کے شرنا پن (پناہ گزین) ہونے سے امرت پینے والے دیوتاؤں کی طرح اُن کا
امرت پی سکینگے۔ ہم لوگوں کے جو ایسے پتا۔ بِدھاتا اور بندھو ہیں اُنہیں

کچھ بھی نہیں جانتے ہم لوگوں کو ایک پتّے اور ایک تنکے کا بھی پورا حال معلوم نہیں۔ اس لامحدود آسمان میں کتنے سورج ہیں۔ کون ان میں پیلا ہے کون نیلا۔ اور کون سُرخ ہے۔ کہاں دو سورج مل کر گھومتے ہیں۔ اور جب ایک اُن میں سے طلوع ہوتا ہے تو دوسرا غروب ہو جاتا ہے ہم لوگ کلپنا (خیال) کے ذریعہ سے بھی ان سب کا شاعرانہ خیال دل میں نہیں لا سکتے۔ لیکن ایسے جتنے لوک ہیں اُن سب کو وہ جانتے ہیں۔ وہ ہمہ دان اور علیم کل ہیں۔ وہ عام اور خاص طور سے سب ہی کچھ جانتے ہیں جن کی یہ عظمت اِس دُنیا اور عرشِ بریں میں موجود ہے اگر اُن کا گیان اسقدر وسیع ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ وہ پریم اور منگل بھاؤ میں کس قدر اعلیٰ ہیں وہ اُن کا انت کہاں! انت کہاں! سب یہی پوچھ رہے ہیں"۔

وہ باپ ہو کر اپنی اولاد کی آرزوئیں پوری کرتے ہیں اور بندھو (دوست) ہو کر سب کو پریم بانٹتے ہیں۔ دیوتا لوگ اُن کا امرت چکھ کر روحانی دُنیا میں باس کرتے ہیں۔ دِبیہ دھام (روحانی دُنیا) نواسی (رہنے والے) دیوتا لوگ اُنہیں کا امرت پیتے ہیں اور اُنہیں کے پاس رہتے ہیں ہم لوگ بھی اسی دُنیا میں پاک وجود بن کر اُن کا امرت پی کر اُن میں باس کر سکتے ہیں۔ جب تک اُن کا امرت پیتے رہتے ہیں تب ہی تک زندگی ہے اور جب تک دُنیاوی سُکھوں اور لذات کے موہ سے گھرے رہتے ہیں تب ہی تک موت ہے۔

خوف چلا جاتا ہے۔ تمام اُمیدیں ہمارے دلوں میں زندہ ہو جاتی ہیں۔
وہ اکال پُرش ہم لوگوں کی طرف سے لاپرواہ اور غافل نہیں۔ وہ اس قدر
ہمارے اپنے ہیں کہ وہ ہمارے بندھو۔ وہ ہمارے پِتا۔ وہ ہمارے
بِدھاتا ہیں۔ ہم لوگ اُسی امرت کے پُتر ہیں۔ جب ہم امرت مئے پِتا
کو پاتے ہیں تو پھر موت کا خوف نہیں رہتا۔ اور ہم اُس کی خوفناک
صُورت نہیں دیکھتے ٭

اگر لاپروائی اور غفلت سے اُن کی طرف دیکھو گے۔ تو اُن کو بھی
لاپرواہ اور اوداسین (بے تعلق) ہی معلوم کرو گے۔ اور اگر پریم کے ساتھ اُن کو
بُلاؤ گے تو یقیناً اُن کی پریم مُورتی دیکھ سکو گے۔ بچے کی طرح اگر اُن کی
گود میں جانا چاہو گے۔ تو وہ تمہارے آتما کو اپنی گود میں جگہ دینگے۔
بشواس (عقیدت مند)۔ پُورن چِت اور سرل دل (صدق دل) سے بھگتی کے پھول اُن پر چڑھاؤ
وہ ضرور اُن کو قبول کرینگے۔ اگر اُن کو پریم نہ دیں۔ بھگتی نہ کریں تب پریم
اور بھگتی کے بھاؤ۔ کہاں اور کس طرح سیر ہونگے؟ دیکھو ہم کو ان تمام سوالات
کا حل مِل گیا۔ ہم لوگوں کے آتما سے بھی یہی آواز گُونج اُٹھی کہ جن سے
تمام گھٹنائیں وقوع میں آ رہی ہیں وہی ہمارے بندھو۔ وہی ہمارے پِتا
اور وہی ہمارے بِدھاتا ہیں" وہ اِس کائنات کے تمام جہانوں کو جانتے
ہیں" ہم لوگ اِس دُنیا کے لوگ میں رہ کر بھی اِس کے بارے میں

بجلی چمکتی ہے تو معلوم ہو ہی جاتی ہے۔ اُسی طرح ہم لوگ بھی جو موہ کے بادلوں سے گھِرے رہتے ہیں کبھی کبھی اُس بجلی کی مانند روشن پُرش کی روشنی دیکھ پاتے ہیں۔ لیکن جن کا آتما سنسار کے بادلوں کے پردے سے آزاد ہو گیا ہے۔ اُن کے سامنے تو وہ سُورج کی طرح ہمیشہ ہی روشن رہتے ہیں۔ اور اُن کے لئے وہ سُورج کبھی غروب نہیں ہوتا آہا! اب ہمارا دل ٹھنڈا ہوا۔ ہم لوگوں نے جان لیا کہ بجلی کی مانند روشن پُرش کے ذریعہ ہی پلک پلک میں تمام گھٹنائیں وقوع میں آتی ہیں اور یہ بالکل آزمودہ اور تجربہ میں آئی ہوئی بات ہے ؂

اب دیکھنا یہ ہے کہ جن کے ذریعے سے یہ تمام گھٹنائیں وقوع میں آتی ہیں اُن کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے؟ جو تمام دُنیا کے شہنشاہ ہیں جن کے حکم اور انتظام سے چاند اور سورج گردش میں ہیں جنکے خیال کرنے سے ہی سمندر خشک ہو جاتا ہے اُن کے ساتھ ہمارا کیا رشتہ ہے؟ "وہ ہمارے بندھو۔ پتا اور بدھاتا ہیں" جن سے یہ سب گھٹنائیں
(رفیق — باپ — پروردگار)
ظہور میں آتی ہیں اُن کے ساتھ ہمارا بہت پیارا رشتہ ہے۔ وہ ہمارے بندھو ہیں۔ وہ ہمارے پتا ہیں وہ ہمارے بدھاتا ہیں۔ جب منگل مئے پتا کے راج میں رہتے ہیں تو پھر خوف کیا؟ دیکھو پُرانے رشیوں کی زبان سے کیسے میٹھے اور تسکین دہ کلام نکلے ہیں۔ اس سے ہمارا سارا

شک نہیں کہ جیسے روشن پُرش کے ذریعہ سے ہی تمام گھٹنائیں وقوع میں آتی ہیں۔ جیسے ہم کو یہ معلوم ہے کہ سُورج کے نکلنے سے تمام چیزیں روشن ہو رہی ہیں۔ ویسے ہی ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اُنہیں کے وجود سے کل گھٹنائیں سرزد ہوتی ہیں ❖

وہ ہر پل اور ہر گھڑی ہم لوگوں کی حفاظت کرتے ہیں ہم لوگ کیا صرف ایک سال یا سو سال یا سو جُگ (زمانہ) گن کر ایشور کی دیا کا اندازہ کر سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ ہم لوگوں کو وہ لمحہ بلمحہ لحظہ بلحظہ زندگی دے رہے ہیں۔ پل پل ہم اُن سے زندگی پا رہے ہیں۔ جب زندگی چلی گئی تو پھر ہمارے لئے گھڑی کا وجود بھی نہ رہیگا ❖

وہ تمام گھٹناؤں کو ہر ایک چھن وقوع میں لا رہے ہیں تو بھی ہم اُنکو بُھولے رہتے ہیں! لیکن وہ بجلی کی مانند روشن پُرش ہم کو کبھی نہیں بُھولتے۔ وہ ہم کو صرف ایک ایک گھڑی کے بعد ایک ایک دِن میں ایک ایک مہینے میں ایک ایک برس میں نہیں دیکھتے۔ بلکہ برابر پل پل ہماری خبر لیتے ہیں۔ کیونکہ پلک پلک میں تمام گھٹنائیں بجلی جیسے روشن پُرش سے وقوع میں آتی ہیں ❖

جس کی آنکھیں ہیں اُس کے سامنے اگر بجلی چمکے تو وہ چھپی نہیں رہ سکتی۔ سخت سے سخت کالی اور گھنگھور گھٹا کے اندھیرے میں بھی جب

یہ تمام گھٹنائیں کسی اندھی طاقت کا کام نہیں بلکہ اُسی مہان آتما۔
روشن اور بے شکل وصورت پُرش کے ذریعہ سے ہی وقوع میں آتی
ہیں لیکن اگر تُم لوگوں کا دِل اور ذہن موہ کی دُھند سے دُھندلا نہ ہو گیا
ہو تو تم یہ بات ابھی جان سکو گے اور ایشور جو حقیقت بلکہ حقیقت کی
حقیقت ہیں تمہارے سامنے ظاہر ہونگے۔ دیکھو کس زمانہ ہیں اتنے
پہلے کہ جس کا کچھ حساب نہیں رشی لوگ روحانی گیان اور ایشور کے
(فضل)
پرساد کی طاقت سے جو کچھ کہہ گئے ہیں وہ نسل بعد نسلاً شُرتی کے
سلسلہ ہیں (یعنی سینہ بہ سینہ) آج تک برابر چلا آتا ہے۔ اگرچہ بھارت
(غلامی)
ورش کی پُر حکمت ومعرفت کتابیں جل گئیں۔ اِدھینتا کی زنجیر اسکو
چاروں طرف سے جکڑے ہوئے ہے۔ اور جہالت کی تاریکی سے
اِس کے زوال اور پستی کا کچھ ٹھکانا اور حد نہیں رہی تو بھی دیکھو کتنے
دنوں کی بات نسل بعد نسلاً شرتی کے ذریعے چلی آکر اب بھی ہماری
زندگیوں کو کس قدر اعلےٰ کر رہی ہے ؛

دیکھو راست کلام کو کوئی اور کبھی نیست ونابود نہیں کرسکتا۔
رشیوں کی زبان سے جتنی صداقتیں نکلی تھیں۔ وہ سرسوتی اور گنگا
ندی کی طرح کوہ ہمالیہ سے بہتی ہوئی چلی آرہی ہیں۔ اِن سے ہمارا جو
سہج گیان ہے وہ بھی روشن ہوگیا ہے اور اس کلام میں کچھ بھی
(فکرِ اصلی)

حاصل کی ہے - اُن کُل پُرانے رشیوں سے دریافت کرو جنہوں نے
تپسیا (ریاضت) سے طاقتور ہو کر ایشور کے پرساد (فضل) سے خوش قسمت اور پاک
بن کر گیان کی برکت سے ایشور کو گویا ہاتھ میں رکھے ہوئے آنولے
کی مانند محسوس کیا تھا - ہاں اُنہیں سے پُوچھو - وہی ان سب باتوں کا
ٹھیک اور صحیح جواب دینگے - اُن سے ہی معلوم کرو کہ وہ کون ہیں
جو اِن تمام گھٹناؤں کو نیم (قانون) میں رکھتے ہیں ؟

اگر سُورج اور تھوڑا سا نزدیک ہوتا تو زمین جل بھُن کر خاک ہو جاتی
اور اگر ذرا اَور دُور ہوتا تو بالکل سرد - کِس نے سورج کو ایسی مُناسب اور
ٹھیک جگہ رکھا ہے جِس سے اُس کی شعاعوں کو پاکر جاندار آرام
اور سُکھ کے ساتھ زندگی قایم رکھتے ہیں ؟ سو بھاگیہ (خوش قسمت) وان رِشیوں سے
پُوچھو تو اُن ہی سے ان تمام سوالوں کا جواب ملیگا - گیان (ذہن) سیر ہوگا -
دل پاک ہوگا زندگی درست اور میٹھی ہوگی - اور آتما اعلےٰ ہوگا -
بیقرار دل سے - دلی لگاؤ - شردھا اور بھکتی کے ساتھ رِشیوں سے
یہ سوالات پُوچھو اور دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہیں ؟ جن سے یہ تمام
سوالات پُوچھنے کے لئے کہتے ہیں وہی جواب دیتے ہیں کہ "پلک
پلک میں جو گھٹنا ہوتی ہے وہ اُسی بجلی کی مانند روشن پُرش کے
ذریعہ ہوتی ہے" ۔

کِس کے انتظام سے یہ تمام کائنات ایسے اچھے اور خوبصورت قوانین
کے طریق میں بندھا ہوا ہے اور کہاں سے یہ تمام بھلائی کے کام
ہوتے ہیں؟ اگر اِن تمام طبعی سوالات کا پورا جواب ملے تو ابھی تمہارا
گیان (ذہن) سیر- اور دِل پاک ہوگا- زندگی اچھی گذریگی اور آتما (رُوح) اعلےٰ ہوگا-
اِن سوالات کا مناسب اور صحیح جواب کہاں سے ملیگا؟ زمین اپنی
پیدایش کے وقت سے ہی سُورج کے چاروں طرف گھوم رہی
ہے لیکن اِن سوالات کا جواب نہیں دے سکتی- سُورج جو آپ حرارت
کا منبع ہے وہ بھی یہ بات نہیں جانتا- گو سورج کے اندر سورج کے
انترجامی (حاضر و ناظر) رہتے ہیں لیکن خود سُورج کو یہ بات معلوم نہیں- سورج ہمیشہ
سے ہی چُپ ہے- پہاڑ جو سمندر سے نکل کر اور بادلوں کو چھوڑ کر
آسمان تک پہنچے ہوئے ہیں وہ بھی اِن سب سوالوں کے جواب میں
چُپ سادھے ہوئے ہیں اور ان کا کچھ جواب نہیں دے سکتے-
شیراز کے گلاب سے پُوچھو- اور خواہ مان سرو ور کے کنول کے پھول
سے سوال کرو! یا آسمان پر اُڑنے والے ہُما سے دریافت کرو سب ہی
تو چُپ دکھائی دینگے ❊

اگر تم اِن سوالات کا جواب چاہتے ہو تو اُن رِشیوں سے جا کر
پُوچھو جنہوں نے تپ (ریاضت) کے پربھاؤ (طاقت) سے روحانی طاقت اور زندگی

پرتاپ کے ساتھ تمام جہان میں روشنی پھیلاتا ہے؟ کس کے قانون (جلال)
سے پھر وہی سُورج دوپہر کے بعد ڈُوبنے لگتا ہے۔ کس کے نیم سے
پھر خوشگوار روشنی والا چاند نکل کر امرت برساتا ہے۔ کس کے نیم سے
ماں کے پیٹ سے پِتا ماتا جیسا خوبصورت لڑکا جنم لیتا ہے۔ کس کے
نیم سے بچپن کے زمانہ کے بعد جوانی کے جوبن سے خُوبصورت اور
بشاش ہو کر ماتا پِتا کے دِل کو خوش کرتا ہے۔ کس کے نیم سے وہی
نوجوان بُڑھاپے تک ایشور پریم میں ترقی کرتا ہے۔ کس کے نیم
سے وہی بُوڑھا اپنے کمزور اور دُبلے جسم کو اِس زمین پر چھوڑ کر پرلوک
کو چلا جاتا ہے؟ پیدایش اور قیام کا سلسلہ کہاں سے ہے اور کس کے
قانون سے جنم ہوتا اور موت آتی ہے؟ کس کے قانون سے درختوں
میں پتے نکلتے ہیں۔ پھر پھُول اور پھر پھل لگتے ہیں اور ان پھلوں
کو کھا کر ہم سب سیری حاصل کرتے ہیں؟ پہلے گرمی ہوتی ہے پھر
کس کے قانون سے بادل بنتے ہیں اور مینھ برسا کر گرمی کی حرارت
کو دُور کرتے ہیں۔ کس کے نیم سے ٹھنڈک کے ساتھ سردی کا موسم
آجاتا ہے؟ کس کے نیم سے بپد (مصیبت) اور کس کے نیم سے سمپد (خوشحالی) آتی
ہے؟ کون یہ تمام گھٹنائیں لے آتے ہیں؟ اور کس کے سہارے
یہ تمام کائنات قایم ہے؟ غرض سب ہی تو یہ سوال کرتے ہیں +

تتمّہ

پہلا اُپدیش

۶ - بیساکھ - شک سمت ۱۷۹۷

(۱) ہر ایک پلک میں جو گھٹنا سرزد ہوتی ہے وہ سب بجلی کی مانند روشن پُرش کے ذریعے واقع ہوتی ہے ٭

(۲) وہ ہمارے بندھو (رفیق) - پتا (ایشور) - اور بدھاتا (پروردگار) ہیں - وہ سارے دھام (مقامات) اور بھُوون (جہان) جانتے ہیں - دیوتا (فرشتہ) لوگ اُن کے امرت کا سواد لیتے ہوئے دِبت لوک (روحانی دُنیا) میں باس کرتے ہیں ٭

(۳) نِشکام (خود غرضی سے بری) - روحانی طور سے زندہ براہمن لوگ اُس حاضر ناظر کے پرم پد (عالی منصب) کی اُپاسنا کرتے ہیں ٭

تمام بھُوون اور تمام لوک (عالم) اُنہیں کا سوال کرتے ہیں نیز یہ کہ تمام گھٹنائیں کہاں سے واقع ہوتی ہیں - کِس کے حکم سے صبح کے وقت سورج طلوع ہوتا ہے - اور کِس کے قانون سے دوپہر کے وقت پُورے

براہم دھرم کے بیاکھیانوں کا تتمّہ

چوتھا حصّہ

ست سُروپ پرکاش کرو۔ دھرم اور منگل بھاؤ ہمارے دِلوں میں
(ظاہر)
نازل کرو۔ اور دُنیا کے موہ سے ہم کو بچائے رکھو؂

اوم ایک میو آدوِتیّم

وہ ہمیشہ اکٹھے رہتے اور دونوں ایک دوسرے کے سکھا (دوست) ہیں۔ اُن میں سے ایک سُکھ کے ساتھ پھل بھوگ کرتا ہے اور دوسرا خود کچھ بھوگ نہ کرکے صرف دیکھتا ہی رہتا ہے۔" اس جسم میں آتما اور پرماتما دونوں باس کرتے ہیں اُسی پرماتما کے آدیش (حکم) سے آتما دھرم کی پیروی کرتا ہے اور پرماتما اُس کے موافق پھل دیتے ہیں۔ دیکھو! اس پُرخوف دُنیا میں وہ کِس طرح سے مددگار ہوکر دل میں رہتے ہیں۔ ہم لوگ کمزور ہیں اور سرب ساکھشی (سب کے شاہد) پرمیشور آتما میں رہ کر ہماری کمزوری دُور کرتے ہیں۔ اگر ہم لوگ برمھ میں قایم ہوجائیں تو پھر خوف کیا ہے؟ اِس عظیم آکاش میں جس طرح چمکدار ستارے قایم ہیں اور آکاش کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتے اِسی طرح مہان پرماتما میں ہمارے آتما موجود ہیں۔ اِس واسطے اپنے آتما میں ہی عظیم پرمیشور کو دیکھ کر اُن کو حاصل کرو۔ وہی صرف ہمارے مقصد ہیں۔ ہم لوگ براہمہ ہوئے ہیں اِس لئے برمھ ہی ہمارے ایک ماتر لکھش (مقصد عین) ہیں۔ برمھ پوجا ہی ایک ماتر پوجا ہے ہم لوگ اِسی واسطے براہمہ سماج میں آکر اکٹھے ہوئے ہیں تاکہ سب وقتوں میں اُس ایشور کی ارادھنا (حمد) کرسکیں۔ اِیشور کریں کہ ہم اِس معراج سے کبھی نہ گریں۔ ہے پرمیشور! تمہیں ہماری حفاظت کرو۔ اپنا

ہیں جاکر اُن کا بشاش چہرہ دیکھیں!

اُنہوں نے ہمارے آتماؤں کو اعلےٰ بنانے کے لئے۔ ہمارے آتماؤں کو پاک کرنے کے لئے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور اِسی لئے ہم لوگ اپنے آتماؤں کو اعلےٰ کر کے اُن کی پاک گود میں جاکر امرت حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں۔ ہمارے آتما بچپن کے زمانہ سے ہی ایشور کے لئے تیار ہوتے ہیں جبکہ ہم انجان حالت میں ماں کے دُودھ کے ذریعہ پل رہے تھے تو اُس وقت بھی یہی مقصد کام کرتا تھا کہ جوانی اور بڑھاپے میں پہنچکر۔ اور اعلےٰ ہوکر موت کے بعد اُن کا وصل کرینگے۔ ہائے! ہم لوگ ایسے پاک مقصد کو چھوڑکر۔ دُنیا میں پھنس کر ایشور سے محروم ہوتے ہیں! مبادا ہم یہاں کے سخت غوغا سے بہرے ہوکر اُس اعلےٰ مقصد سے گِر جائیں۔ بلکہ ہمارا فرض ہونا چاہئے کہ ہم دھرم کی پیروی کر کے اُن کی گود میں پہنچ سکیں *

اِیشور اس منگل بھاؤ کے آپ مددگار ہیں۔ چونکہ ہم لوگ ایشور کے پاس جائینگے اسی واسطے اس قدر تکلیف اور کلیش اُٹھا رہے ہیں۔ ایشور ہمارے ساتھی اور سکھا (دوست) ہوکر ہمارے آتماؤں میں ہی موجود ہیں۔ براہمو دھرم کی یہ شُرتی (آیت) ہم سب کے دلوں میں زندہ طور سے کام کر رہی ہے "دو خوبصورت پکھشی (پرند) ایک درخت پر باس کرتے ہیں

اٹھارھواں اُپدیش

۴ - کاتک - شاک سمت ۱۷۸۹

خود بخود روشن اور عظیم پرمیشور ہم لوگوں کے ساتھ ہی ساتھ ہیں۔ پھر ہم اُن کو کیوں نہیں دیکھ سکتے؟ وہ ہماری روح کی روح ہیں تو پھر کیوں ہم اُن کا اپنے آتما میں درشن نہیں کر سکتے؟ پیدائش کے وقت سے لیکر موت تک - موت سے لیکر لا انتہا زمانہ تک وہ ہمارے رفیق ہیں - اُن کا ساتھ چھوڑ کر کیوں دُنیا میں غمزدہ اور مُرجھائے ہوئے رہتے ہیں؟ وہ آنکھوں کی آنکھیں اور ہماری جان کی جان ہیں - تو پھر اُن کو دل میں رکھ کر کیوں نہیں دُنیا میں چلتے پھرتے - دُنیاوی سُکھوں میں کیا ایسا ہی مزہ اور لُطف ہے کہ وہ ہم کو ایشور کے امرت کے ذائقہ سے محروم کر دے سکتے ہیں؟ اگر نہیں - تو پھر کیوں دُنیاوی سُکھوں کے پیچھے بھاگ کر ایشور کے امرت کے سواد سے محروم ہوتے ہیں؟ ایشور نے ہمارے آتما کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ دھرم کی پیروی سے اعلےٰ ہو کر پھر اُن کی گود میں جا کر اُن کی آنند موُرتی کو درشن کریں اور اُن کے دھرم کے کاموں سے پاک ہو کر آخری وقت میں اُن کی گود

کر کے سارے پریوار کے ساتھ مل کر اُن کی اُپاسنا کرتے ہیں۔ انُوراگ کی طاقت سے سنسار کے تمام بھلے اور پاک کاموں میں اُن کا سنگھاسن قایم کرتے ہیں اور پُورے بے فکر اور مطمئن دل کے ساتھ گاؤں بگاؤں شہر بشہر اُن کی عظمت ظاہر کرتے ہیں۔ ہم میں اگر لگاؤ موجود رہے تو پھر برمھ کے لئے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اپنی تمام طاقتیں ایشور کے لئے خرچ کر سکتے ہیں۔ ایشور ہم لوگوں کے آتما ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں رہتے ہیں۔ وہی ہمارے سرتاج اور زیور ہیں۔ جب بیماری سے بے چین اور دُکھی ہوتے ہیں تو اُنہیں کے پاس گریہ وزاری کرتے ہیں۔ جب مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو اُنہیں کے پاس آتم سمرپن کرتے ہیں۔ وہی ہماری بیماری کی دوا۔ مصیبت سے بچانے والے۔ بھوک میں خوراک اور پیاس میں پانی ہیں +

اوم ایک میوا دوِتیم

جو کچھ گیان حاصل کریں - جو کچھ کام کریں اُس میں وہی برمھ ہمارے مقصد عین لگاتار
رہیں - صرف برمھ کو ہی اپنا مقصد قایم کرنے کے لئے دِلی لگاؤ چاہئے
لگاؤ کی طاقت سے ہی آتما اُن میں قایم رہتا ہے - بہت مشکل سے
حاصل ہونے والا براھمو دھرم کتنے زمانہ کے بعد ہم لوگوں کے سامنے
ظاہر ہوا ہے - اب دلی لگاؤ اور کوشش کے ساتھ اِسکی حفاظت
کرنی چاہئے - اِس دھرم کی حفاظت کرنے کے لئے عقل کو مانجنا
اور روشن کرنا پڑتا ہے - اندریوں کو قابو میں رکھنا ہوتا ہے تمام
ناپاک خواہشوں پر فتح حاصل کرنی پڑتی ہے - دل کو پاک بنانا
ضروری ہوتا ہے - اندرونی آنکھوں کو برمھ کی طرف لگائے رکھنا
لازمی ہے - اگر اِس براھمو دھرم میں شردھا نہ ہو - اگر برمھ کو حاصل
کرنے کے لئے پریم اور رغبت نہ ہو تو پھر کیونکر کوئی کامیاب ہو سکتا ہے

دھرم سادھن کے لئے یہ جسم اور گیان سادھن کے لئے ذہن
مِلا ہے - وہی گیان ست حاصل کرنے کے لئے اُن کی طرف دیکھتا
ہے - دِلی رغبت اور پریم کے ساتھ اُن کی طرف دیکھنے سے آنکھیں
بشاش اور پریم بھری نظر دکھائی دیتی ہے - پریم کے ساتھ اُن میں
قایم ہو کر ابدی زندگی حاصل کرتے ہیں - انوراگ لگاؤ کی طاقت سے
روزمرہ سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی ساتھ آتما کو زندہ اور اعلےٰ

لے آؤ۔ اِس وسیع عرش بریں کے دیوتا کو دل کے آکاش میں ستھاپن (بٹھلانا) کرو۔ سب کے شہنشاہ تینوں جہانوں کے پالنے والے کو آتما کا پروردگار بناؤ۔ سب کے مالک کو آتما میں جگہ دو۔ ایشور کو دل کے آسن پر بٹھلاکر تمام دل۔ تمام روح اور تمام جسم کے ساتھ اُنکی اُپاسنا میں مصروف رہو ✤

ہم لوگوں نے جس دھرم کو قبول کیا ہے وہ دھرم براہمہ دھرم ہے۔ براہمہ دھرم کے دیوتا خود برمھہ (ایشور) ہیں اِس لئے ضروری اور لازمی ہے کہ برمھہ ہی ہمارے لکھیش (مقصد) ہوں اُن کے سواء اور کوئی چیز ہمارے دِلوں کو کشش نہ کرے۔ ہم لوگوں نے برمھہ کی ارادھنا (حمد) کرنے کے لئے ہی براہمہ دھرم کو قبول کیا ہے۔ اِس لئے چاہیئے کہ ہماری اندرونی نگاہ کبھی بھی اُس اعلےٰ مقصد سے نہ ہٹ جائے اُسی جہان انادی۔ اننت پُرش کی طرف جِن سے بالا اور کوئی نہیں ہے ہماری اندرونی آنکھیں ہمیشہ ایسی لگی رہیں کہ کوئی اَور اُن آنکھوں کو ہٹاکر محدود چیزوں کی طرف کشش نہ کرسکے ✤

ہم لوگ کِتنے دنوں کے بعد محدود دیوتا کی ارادھنا چھوڑکر اُس اننت دیو کی شرن میں آئے ہیں ایسا نہ ہو کہ پھر ہم کو کوئی خرابی اور ذلّت کی طرف کھینچ لے جائے۔ اب ہم اُن سے کسی طرح بھی جدا نہ ہوں

کو حاصل کرنے کے لئے بھی کوشش کرینگے ؟

ہم لوگ کیا اپنے آتما میں پرماتما کو قدر کے ساتھ قبول نہیں کرینگے؟ دِل کے مالک جب دِل میں آتے ہیں تو کیا پربِھتی کے پھُولوں سے اُن کی ارچنا نہیں کرینگے ؟ کیا پربھو اپنے گھر میں ایسا استھان (جگہ) نہیں پاوینگے ؟ کیا ہم لوگ پاپ کی میل جمع کر کے اُن کو وہاں سے نکال دینگے ؟ جن کی پربِھتی کا پرباہ (سیلاب) ہمیشہ ہی ہمارے دلوں پر جاری ہے کیا ہم اُن کو ایک بوند برابر پربِھتی بھی نہ دینگے ؟ اوہ! ہمارا یہ کیسا موہ ہے!

ہے ناتھ! دنیا کے اِس موہ کی تاریکی سے ہم لوگوں کو آزاد کر کے اپنی طرف لے جاؤ تاکہ پاپ کا خیال اور دُنیاوی لذّات کی خواہش ہم لوگوں کو پھر تُم سے بے رُخ اور باغی نہ کر سکے ؂

اوم ایک میو آدِوِتی تیم

سترھواں اُپدیش

٦۔ جیٹھ۔ شک سمّت ١٧٨٩

اِس جگت مندر کے اِدھشٹاتری دیوتا (رہنے والے دیوتا) کو اپنے جسم کے مندر میں

شُدھ (پاک) اپاپ (پاپ سے مُبرّا) بدّھ پرمیشور کو دیکھ سکتا ہے ٭

ہم لوگوں کا جسم تو آنکھوں کے ذریعہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن آتما تو اُن آنکھوں کے ذریعے سے نظر نہیں آتا۔ آتما گو محدود ہو لیکن آتما کے اندر جو رہتے ہیں وہ لامحدود ہیں اُسی اننت دیو کی یہ مہماں ہے ہمیشہ ہی اُن کی مہماں میں جگت سنسار گھومتا ہے۔ ہمارا آتما اُن کی اس مہماں کو محسوس کر کے کرتارتھ ہوتا ہے ٭

آتما جب تک اُن کی لاانتہا عظمت کو محسوس نہیں کرتا۔ جب تک اُس کو اِس زبان سے کیرتن (بیان) نہیں کرتا۔ جب تک وہ دھرم کے پاک کاموں میں مصروف نہیں ہوتا تب تک اُس کی سیری نہیں ہوتی۔ آتما میں اُن کے ست بھاؤ کو دیکھنے۔ اُن کے منگل بھاؤ کو جذب کرنے اُن کے بتلائے ہوئے پیارے دھرم کے کاموں کو کرنے کے لئے قُدرتی خواہش ہے۔ یہی خواہش وہ خواہش ہے جس کو دیوتا چاہتے ہیں۔ یہی خواہش ایشور کی پیدا کی ہوئی خواہش ہے۔ یہی خواہش کلیان (بھلائی) کے راستہ میں ہم لوگوں کی حفاظت کرتی ہے۔ اگر اِسی خواہش کی پیاس بُجھ جائے تو پھر آتما میں کیا باقی رہتا ہے؟ ہم لوگ کیا جسمانی بھوک، پیاس کے مٹانے کے لئے ہی بیقرار اور بے چین رہینگے یا پرپنچ اُوپشم (مایا رہت) (بے لوث) شانتم (مسکین) شِوم (نیکی کل) ادوتیم (لاثانی) ایشور

اِس کی لطافت کہاں! زیبائش کہاں! آرائش کہاں؟

سؤ نے مندر کو دیکھنے کے لئے یہاں آتما پیدا نہیں کیا گیا۔ کیا دُنیا میں صِرف وہی چیز ہے جو اِن بیرونی آنکھوں کے ذریعہ سے دیکھی جاتی ہے اور اِس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں؟ ہم لوگوں کو جو استحقاق مِلا ہے وہ اُن چیزوں میں ہی ختم نہیں ہو جاتا جو صِرف ان بیرونی آنکھوں کے ذریعہ سے دیکھی جاتی ہیں۔ ہم لوگ کیا مُردہ اور بیجان چیزوں کو دیکھنے کیلئے ہی اِس بیش قیمت انسانی رُوح کو پاکر اس دُنیا میں آئے ہیں؟

آنکھیں تو صِرف بیجان۔ مُردہ چیزوں اور ریت کے ذرّوں یا زیادہ سے زیادہ آسمان کے چاند تاروں کو ہی دیکھ سکتی ہیں۔ آنکھوں سے جِس کو دیکھ نہیں سکتے کانوں سے جس کو سُن نہیں سکتے کیا اُس کو کِسی اور طرح محسُوس بھی نہیں کر سکتے؟ اگر نہیں کر سکتے تو ہم لوگوں پر سخت افسوس ہے!

بھگوت بھگت اُن کے فضل سے مادی دُنیا سے گذر کر اُن کو دیکھ سکتے ہیں۔ اُن کی منگل جوتی کی شعاع سُورج کو چھوڑ کر ظاہر ہوتی ہے اور اُس کو دیکھنے کا استحقاق آتما کو ہی ہے۔ آتما ہر ایک قسم کے فکر اور بے چینی سے آزاد اور شانت (ساکن) ہو کر اجر (نہ بوڑھے ہونیوالے) امر (نہ مرنیوالے) اشوک (نہ رنج اور فکر کرنیوالے) ابھے (نہ خوف کرنیوالے)

سمپد پائے وہی جو رہے لِین ساتھ" (دلی رنج - دلی عذاب - دلی بار دُور ہو جاتا ہے اور سب دولت وہ شخص پاتا ہے جو اُن کے ساتھ رہتا ہے) ❊ ہے پرماتمن! تم سب کے دلوں میں شردھا بھگتی اور انُوراگ [لگاؤ] پیدا کرو۔ اور سب کے سامنے پرکاشِت [ظاہر] ہو ❊

اوم ایک میوآدوِتیم

سولھواں اُپدیش

۲- بیساکھ - شک سمت ۱۷۸۹

اِس جگت [دنیا] مندر میں - سجے سجائے جگت کے عبادتخانہ میں جس مندر کے ہر ایک سمت کو چاند اور سورج اپنے سُنہرے نقش و نگار سے رات دن منقش اور مُزیّن [آراستہ] کرتے رہتے ہیں کیا ہم ایسے خُوبصورت پُرجلال اور عالیشان جگت مندر میں داخل ہو کر اُس کو سُونا ہی دیکھکر چلے جائینگے - اور جس اِستحقاق کے ہم مستحق ہیں اُس کو کیا ذرا بھی حاصل نہ کرینگے ؟ یہ جگت مندر کیا شُونیہ [خلا] ہے ؟ کیا اِس مندر میں جگت کے مالک نہیں ہیں ؟ بے مکین مکان کی شوبھا کہاں! رونق کہاں!! خوبصورتی کہاں!!! اگر اِس مندر کے دیوتا کو نہ دیکھ سکے تو پھر

حاصل کئے بغیر اُس کے لئے زندگی بسر کرنا ناممکن ہو جائے۔ ایسا شردھاوان
مودب
اور اُن میں محو شدہ اور گرویدہ شخص اُن کو حاصل کرتا ہے اِندریاں جب
دُنیاوی سامانوں اور لذّات کے لئے بیقرار اور بے چین نہیں ہوتیں بلکہ پُرکھو
کو دیکھ کر وہ داس کی طرح قابو میں رہتی ہیں تو دِل پُورے طور سے برمھانند
بھوگ کرتا ہے ؞

برمھ کو حاصل کرنے کا پھل آرام ہے۔ برمھ کو حاصل کرنے کا پھل
شانتی ہے۔ جب تک دِل کو شانتی نہیں مِلی آرام حاصل نہیں ہوا جب
تک دِل میں غصہ موجود ہے۔ عداوت باقی ہے۔ قلب میں جلن ہے
تب تک جاننا چاہیئے کہ ایشور حاصل نہیں ہوئے۔ ایشور کو حاصل کرنے
کا پھل آرام اور شانتی ہے "جس کا دِل حصُولِ گیان کیلئے محو ہے۔ جس نے اپنی
اِندریوں کو قابو میں کیا ہے اور جو شردھاوان ہے وہی برمھ گیان حاصل کرتا ہے
مودب
اور برمھ گیان کو حاصل کر کے جلد ہی ایسا شخص پرم شانتی حاصل کرتا ہے"
پہلے شردھا ہونی چاہیئے۔ اُس کے بعد دل میں گیان کے لئے جُستجو
اور تلاش کا بھاؤ پیدا ہوگا۔ بعد ازاں گیان حاصل ہونے پر یقیناً شانتی
ملیگی۔ اِیشور پاک اور خالص شانتی دینے کے لئے خود دھرم کے
پُر برتک ہیں۔ ایشور اُپاسنا کا پھل شانتی۔ ایشور کی اُپاسنا کا پھل
نازل کرنے والے اطمینان
ہکتی ہے۔ "جائے شوک جائے تاپ جائے ہر دوسے بھار۔ سب
نجات

بھاؤ سب کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔ ہمارے آتما ناچیز ہو کر بھی جب اُنکے راستہ کے دروازہ پر حاضر ہوتے ہیں تب ہی وہ عظمت حاصل کرتے ہیں۔ اور جب اُن سے بےمُکھ (رو گرداں) اور علیحدہ رہتے ہیں اُسی وقت ہماری ہر ایک قسم کی خرابی۔ تباہی اور بربادی ہوتی ہے ٭

جس وقت اُن کو یاد کرتے ہیں اُسی وقت زندگی پاتے ہیں جس وقت اُن کا آنند بھوگتے ہیں اُسی وقت زندگی پاتے اور جب اُن سے جُدا اور محروم ہوتے ہیں تب ہی موت کے مُنہ میں پڑتے ہیں۔ اُن کو جس وقت یاد کرتے ہیں وُہی وقت برمھ مھُورَت۔ اور جس جگہ میں اُنکو یاد کرتے ہیں وہی جگہ برمھ لوک ہے۔ ہم لوگ جس وقت اور جس جگہ میں ایشور کو یاد کرتے ہیں وہی وقت اور وہی جگہ پاک ہو جاتی ہے ٭

اُس پوتر سروپ (پاکیزگی کُل) کو کون حاصل کر سکتا ہے؟ جو شردھاوان ہو یعنی جس کے دل میں اُن کے لئے تعظیم اور محبت ہو وہی اُنکو حاصل کر سکتا ہے۔ شردھا اور بھکتی کے بغیر کون اُس پوتر نکیتن (پاک مقام) میں داخل ہونے کے لائق ہو سکتا ہے؟ "شردھاوان (مؤدب)۔ جس نے اپنی اندریوں کو قابو میں کیا ہے اور جسکا دِل حصول گیان کیلئے محو ہے وہی شخص گیان (مراد برمھ گیان سے ہے) حاصل کرتا ہے"۔ جس کے دل میں ایکاگرتا (یکسوئی) ہو۔ جس کے دل میں ایشور کے لئے اس قدر محویت اور گرویدگی ہو کہ اُنکو

امرِت سُروپ دکھاؤ۔ ہے سُوپرکاش! ہمارے سامنے پرکاشت ہو۔
خود بخود روشن ظاہر
ہے رُودَر! تمہارا جو بشاش چہرہ ہے اُس کے ذریعے ہماری ہمیشہ
ڈراؤنی شکل والے
حفاظت کرو ۔

اوم ایک میو آدوِی تیم

پندرھواں اُپدیش

۴۔ بھادوں۔ شک سمّت ۱۷۸۸

ہم صرف ایک ناچیز قطرہ اور ذرہ کی مانند ہیں اِس لامحدود دُنیا میں ہم میں سے ہر ایک شخص چھوٹے سے ریت کے ذرہ کے برابر ہے جب ہم اُن کے راستہ کے دروازے پر حاضر ہوتے ہیں تب ہی ہماری بزرگی و عظمت اور تب ہی ہمارا آنند ہے جبکہ ریت کے ایک ذرہ پر جس کی رفتار اُوپر کی طرف ہے سُورج کی شعاع پڑتی ہے تب وہ پورے سورج کو بذریعہ عکس ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر وہی زمین پر گرنے سے خاک کے ساتھ مل کر پہلے کی طرح میلا ہو جاتا ہے۔ اُسی طرح سنسار کے گھر میں بند رہنے سے ہمارے آتما کی ناپاکی بڑھتی ہے۔ لیکن جب وہی آتما پرماتما کی شعاع کا عکس پاتا ہے تب وہ اعلےٰ ہو جاتا ہے اور اُس کے سندر

ہے پرماتمن! ہم لوگ اونچے بن کر تمہارے پاس نہیں آئے بلکہ نیچے ہو کر تمہارے پاس اس اُمید سے حاضر ہوتے ہیں کہ تُم ہم کو اعلےٰ بناؤگے۔ ہم لوگ پاک بن کر نہیں آئے پاپی ہو کر آئے ہیں کہ تُم ہم کو پاپ سے آزاد کروگے۔ جہالت اور کمزوری سے ہم کو بچاؤگے۔ دُکھی ہو کر ہی تمہارا آسرا لیا ہے کہ دُکھ کے بُرے دن دُور ہونگے۔ ہم خوشحالی سے غرّہ ہو کر تمہارے پاس نہیں آئے۔ ہم بدصُورت اور ناپاک ہو کر ہی تمہارے پاس آئے ہیں کہ تُم ہماری ناپاکی کو دُور کر کے ہمارے دِلوں کو خوبصورتی اور پاک بھاؤں سے بھر دوگے۔ بُرے بن کر تمہاری شرن لیتے ہیں کہ تُم ہم کو پاکیزگی اور نیکی کا پاک منصب عطا کروگے۔ تاریکی سے خوف زدہ ہو کر ہی ہم تمکو ڈھونڈتے ہیں کہ تُم ہم کو اپنی روشنی میں لے جاؤگے۔ موت کے جال میں پھنس کر ہی تم کو بُلاتے ہیں کہ تُم ہم کو اپنے امرِت سُروپ میں پہنچاؤگے۔ ہم لوگوں کی حالت تو بہت ابتر اور افسوسناک ہے۔ تم ہی صرف ہماری دولت اور حشمت ہو! تم پر بھروسہ کر کے ست۔ جوتی اور امرِت کے لئے انتظار کرتے ہیں۔ ہم بہ نشچے جانتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے دلوں میں بِشواس دیا ہے وہ کبھی رائگاں نہ جائیگا

ہے پرماتمن! است سے ہم لوگوں کو اپنے ست سروپ میں لے جاؤ۔ اندھکار سے ہم لوگوں کو جوتی سُروپ میں پہنچاؤ۔ موت سے ہم کو بچا کر

محفوظ رکھتے ہیں - وہ لوگ اگر اُس کو چھوڑ دیں تو ایشور اُس کو قدر و
عزّت اور پیار کے ساتھ قبول کرتے ہیں - اُس کے دل میں شانتی
اور سُکھ دیتے ہیں ٭

ہم لوگوں کے معراج خُود ایشور ہیں - ہم اُنہیں کے دیو بھاؤ کو
دیکھ کر اُس کو مُنشیّہ لوک میں لانے کی کوشش کرتے ہیں - اِس مقصد
انسانی دُنیا
میں اگر ہم کامیاب نہ بھی ہوں تو بھی ایشور اُس پاک خواہش کا اجر
دیتے ہیں - اگر ایشور آتما کا سہارا نہ ہوتے تو پھر کون اتنا دُکھ پا کر سنسار
دھرم پالن کر سکتا - ہمارے آتماؤں کے آشرے اگر پرماتما نہ ہوتے تو ہم
لوگ کیونکر اِس سنسار کی ناپاکی سے محفوظ رہ سکتے؟ ہم لوگ دھرم
سمجھ کر دھرم پرچار کے لئے لوگوں کے پاس مِلنے کو جاتے ہیں وہ ہم کو
اُس دھرم - پاک بھاؤ اور ایشور سے ہی الگ کرنے کی کوشش کرتے
ہیں - ہم لوگ اِیشور کی مدد لیکر جھگڑا اور فساد دُور کرنے جاتے ہیں - لوگ
آکر اُلٹا شانتی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں - ہم لوگوں کو اُس
اَنبھے پد سے جُدا کرنے کے لئے موہ کا شور و غُل پیدا کر کے ہمارے
بے خوفانہ منصب
کانوں کو بہرا کر دیتے ہیں - پرمیشور ہی ہمارے مددگار ہیں! اِس خوفناک
دُنیا میں ہم لوگ مُکتی کے خواہشمند ہو کر اُن کی شرن لیتے ہیں وہ ہی
ہماری حفاظت کریں!

وہ ایک ہو کر اپنے رُوپ کو اُس کی اصلیت کے برخلاف نہیں دکھاتے

وہ اپنے ابدی سُروپ میں ہی رہتے ہیں وہ نربکار ہیں وہ ہمیشہ ہی
سیرت لابدل
یکساں طور سے اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ اِس جگت میں ظاہر

ہو رہے ہیں۔ وہ تمام دنیا کو روشن کر رہے ہیں۔ وہ ادنےٰ اور ناچیز

نہیں بلکہ بُھوما ہیں۔ اُسی بُھوما کے جاننے کی خواہش کرو۔ اُسی بُھوما
عظیم
کو ڈھونڈو۔ اُسی بُھوما کی شرن لو۔ ہمارے آتما ناچیز اور حقیر ہو کر اگر اُس

بھُوما ایشور کا سہارا نہ پاتے اگر وہ ایشور کمزوروں کی طاقت نہ ہوتے تو پھر

یہاں ہم لوگوں کی بربادی اور تباہی کی کوئی حد نہ رہتی۔ اور ہم اپنی ادنےٰ

اور حقیر حالت سے پژمُردہ اور غمگین ہو کر ہمیشہ رنج اور افسوس کرتے رہتے

ہم لوگوں کے دل کی تکلیف اور درد کسی طرح بھی دُور نہ ہوتا۔ ہم لوگ

ایشور کا سہارا لیکر بیخوف ہو گئے ہیں۔ اور اُن کو حاصل کر کے ہم نے

آرام پایا ہے ؈

جس طاقت سے بڑھ کر کوئی اور طاقت نہیں کسی میں پریم نہیں

اور منگل ... نہیں۔ اُسی کو ہم نے اپنا مددگار پایا ہے۔ وہ ہر ایک

آتما میں پاک خواہش پیدا کرتے ہیں۔ ہماری تمام ناپاک نیتوں کو

دمن کرتے ہیں۔ ہمارے دھرم کا اجر پوشیدہ طور سے عطا کرتے ہیں
دبانا
لوگ جس بے قصور کو قصوروار ٹھیراتے ہیں ایشور اُس کو اُس اِلزام سے

بَرمُھ - وہ بھُوما - وہ وسیع - وہ بڑے ہیں جنسے بڑا اور کوئی نہیں جن سے کہیں کوئی اَور افضل نہیں - یوں تو کبھی اُن کو اوم کہتے ہیں کبھی ہُو کہ کر پکارتے ہیں لیکن در اصل اُنکا کوئی بھی نام نہیں ہے - رشی لوگ اُن کو "اوم" کہ کر اُن کا ذکر کرتے ہیں اور اہلِ عرب "ہُو" کہکر بلاتے ہیں - لیکن نہ اُن کا نام "اوم" ہے نہ "ہُو" - اُن کا کوئی نام نہیں - نہ اُن کا کوئی رُوپ - وہ نام اور رُوپ سے بری ہیں لیکن نام اور رُوپ اُنکے سہارے قایم ہیں *

اِیشور آکاش سے پرے ہیں - وہ ہر ایک قسم کے نام اور رُوپ سے پرے ہیں - تو بھی آکاش کے ساتھ ساتھ رہ کر نام اور شکل کی دُنیا کی حفاظت کرتے ہیں *

آکاش سے تو یہ آتما ہی (جو جسم میں رہتا ہے) افضل ہے ایشور لاانتہا خوبیوں میں اِس محدود آتما سے پرے ہو کر بھی اِسکے ساتھی اور سکھا ہو کر اس کی روزمرہ پرورش کرتے ہیں - وہ سنسار اور کال سے اُوپر رہ کر بھی سنسار کے پِتا ماتا ہو کر اُس کی پالنا کرتے ہیں - وہ پِتا ماتا سے بھی زیادہ ہیں - وہ پِتا ماتا کے دل میں محبت پیدا کرتے ہیں *

اُس پرمیشور کا نام نہیں - رُوپ نہیں - وہ ایسے کامِل ہیں کہ اُن میں کسی قسم کی کمی اور نقص نہیں - وہ اپنا سُروپ ناش نہیں کرتے -

جیسے مُونگوں کے جزیرے ہیں گیان سُروپ ایشور میں ویسے ہی یہ تمام کائنات قائم ہے اُسی گیان اور منگل جوتی پُورن پرمیشور کی گود میں بیشمار تاروں اور ستاروں سے منقش آسمان بیٹھا ہوا ہے۔ایک بار معرفت کی آنکھوں کو ذرا بلند کر کے دیکھو تو معلوم کرو گے کہ اُسی گیان کے سمندر میں۔پریم ساگر میں یہ جگت سنسار ڈُوب رہا ہے۔سارا جگت اُسی پریم مئے کی گود میں باس کرتا ہے۔ایک اِنسان۔یا ایک حیوان یا ایک آتما ہی نہیں بلکہ بیشمار جہانوں کے رہنے والے بیشمار جیو (جاندار) اپنی ساری کامناؤں کے ساتھ اُسی لامحدود پریم ساگر (بحر المحبت) میں باس کرتے ہیں۔وہاں سے ہی سب اپنی اپنی کامناؤں کی خوراک حاصل کرتے ہیں۔کھانا پینا پاکر جسمانی طاقت حاصل کرتے ہیں۔گیان اور دھرم میں اعلےٰ ہوتے ہیں۔غرضیکہ کامناؤں کے سارے سامان سب اُسی ایک پرمیشور سے پاتے ہیں ؎

اُس پرمیشور کا نام کیا ہے؟ اُن کا کوئی نام نہیں۔ اُس پرمیشور کا رُوپ کیا ہے؟ اُن کا کوئی رُوپ نہیں۔ وہ نام اور رُوپ (شکل) سے بری ہیں۔ لامحدود ہونے کی وجہ سے اگر اُن کا نام "آکاش" کہیں تو بھی نہیں ہوسکتا۔ وہ نام اور رُوپ سے بری ہیں اور خود نام اور رُوپ کے پیدا کرنے والے ہیں۔ آخر وہ کون ہیں؟ وہ ستیہ (حقیقت) ہیں وہ

ایسی ندی کی طرح جس میں شور و غل نہیں اور جس کا پانی زمین کی نیچی سطح
میں بہ رہا ہے ہمارے دِلوں میں کس طور سے اُمڈ رہا ہے۔ اِس آنند
کا سورگی بھاؤ کیسا محسوس ہو رہا ہے! یہ آنند ہمیشہ کا آنند۔ اور یہ
جوگ امرت جوگ ہے جو ہماری جان چھین لیتا ہے وہی زہر ہے۔
اور جو ہماری جان کی جان ایشور کو ہم سے جُدا کر دیتا ہے وہ موہ ہے۔
پس موہ ہمارے لئے زہر سے بھی زیادہ مہلک دُشمن ہے۔ ہے پرماتمن!
اِس خوفناک موہ کے پاپ سے رکھشا (حفاظت) کر کے اپنے ساتھ ہمارے جوگانند
اور پریمانند کو ایسا بڑھاؤ کہ جس سے ہم لوگ ابدی زندگی حاصل کر سکیں۔

اوم ایک میوآدوِتیم

چودھواں اُپدیش

۷۔ ساون۔ شک سمت ۱۷۸۸

ابھی پرارتھنا شروع بھی نہیں کی کہ وہی اصلی ماتا پِتا ہمارے سامنے
آموجود ہوئے اُن کا منگل بھاؤ یہاں ہی روشن ہے۔ اُن کی امرت بھری
روشنی یہاں سے نکل اور آسمان سے گذر کر سب جگہ پھیل رہی ہے۔
اُسی گیان جوتی امرت سرور میں تمام جگت ڈُوبا ہوا ہے۔ سمندر میں

ہیں ویسے ہی اپنے امرت (آبحیات) کی بوندیں برسا کر ہمارے جلے بھُنے آتماؤں
کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔ لو! ہم خوف سے گھبرائے ہوئے اور بیقرار تھے۔
اُنھوں نے اَبھَے دان دیا اب بیخوف ہو گئے۔ وہ نِرجن (خلوت) میں ہمارے
دل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جہاں موہ کا شور و غُل ہے وہاں نہیں آتے
جیسے بادلوں سے چھپا ہوا سُورج نظر نہیں آسکتا ویسے ہی موہ کے
شور و غُل میں ہم لوگ پرمیشور کو نہیں دیکھ سکتے۔ ہم نے روزمرہ کے تجربہ
سے معلوم کیا ہے کہ جب شانت (مطمئن) دل ہو کر بیٹھتے ہیں تب ہی وہ شانت
سرُوپ ہمارے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔ بیچ بیچ میں اِسی سماج میں بہت
کُچھ دُھوم دھام ہوتی رہی ہے ممکن ہے کہ ایسے پُرجوش اُتسب میں ہم
لوگ اُن کو نہ دیکھ سکے ہوں ٭

آج کی صبح کے وقت جبکہ چاروں طرف خاموشی اور ٹھنڈک ہے
اُن کی پاک قُربت کیسی محسوس کر رہے ہیں۔ کئی ایک دوست مِل کر
کیسے شانت دِل اور پوِتر بھاؤ سے اُن کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔ ہم میں
سے ہر ایک کے آتما میں اِس وقت وہ کیسے آنند رُوپ (راحت کل) اور امرت رُوپ (زندگی کل)
کی طرح موجود ہیں۔ اُن کی وہ نظر جس سے ماں کا سنیہہ (پیار) پڑا ٹپک رہا ہے
ہماری آنکھوں پر کیسے سُندر بھاؤ سے پڑ رہی ہے ٭

اِس مبارک اور نیک وقت میں موہ کے ناش کرنیوالا پوِتر آنند (پاک راحت)

بے جان کی طرح زمین پر گر جاتے ٭

تُم جو اُپدیش دیتے ہو وہی ہمارے لیئے سیکھنے کے لایق ہے۔ تُم جس کام میں ہم کو لگاتے ہو وہی کرنے کے قابل ہے۔ ہم کو تیاگ نہ کرو۔ ہے پرماتمن! اِس خوفناک دُنیا میں ہمارا ساتھ نہ چھوڑو۔ ہم تمہارا آشرے اور تمہاری شرن لیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو اپنی مادرانہ گود میں لے لو۔ کیونکہ اِس دُنیا میں ہم کو طرح طرح کی مشکلات۔ مصیبتیں اور رُکاوٹیں تم سے جدا کردینے کے لیئے کوشش کرتی ہیں۔ ہے کرُونا مئے! تم ہی ہماری حفاظت کرو۔ تاکہ تُم سے ہم کو کوئی جُدا نہ کرسکے اور ہم لوگ تُم کو ساکھشات ماتا پِتا جان کر تمہارا ہی کام کرتے رہیں ٭

اوم ایک میو آدِوی تیم

تیرھواں اُپدیش

۴ ر اساڑھ۔ شک سمت ۱۷۸۸

ابھی پرارتھنا شروع بھی نہیں کی کہ ایشور ماتاپِتا کی طرح یہاں ہمارے سامنے موجود ہیں اور ہم سب کو ابھے دان دے رہے ہیں سخت گرمی کے بعد آج صبح کے وقت جیسے وہ مینہ برسا کر اِس جگت کو ٹھنڈا کر رہے

گناہ آلودہ آتما کو دیکھنے سے دل میں شرمندہ اور پشیمان ہوتا ہے اور
تمہاری پاکیزگی کو دیکھ کر اُس کا دِل پاک بھاؤں سے پُر ہو جاتا ہے۔
اپنے دُکھ اور غم سے آتما مرجھا جاتا ہے اور تمہارے آنند بھاؤ کو دیکھ کر
آتما خوش ہوتا ہے۔ رہے پرماتمن! تم ہی ہمارے سب کچھ ہو ہم لوگ
تمہارا ہاتھ اور کام دیکھ کر تمہاری پیروی کرتے ہیں۔ ہم لوگ جس قدر تمہارے
منگل بھاؤ کی پیروی کرتے ہیں اُسی قدر آنند پاتے ہیں ؂

تمہارے ساتھ آتما کا ابدی و ازلی تعلق ہے۔ تم ہمیشہ ہی دل میں
مدُھو مےٗ اُپدیش عطا کرتے ہو۔ اِس سے بڑھ کر ہماری اور کیا خوش قسمتی
شیریں
ہو سکتی ہے کہ اِس دُنیا کے جیو ہو کر۔ بیماری سے بے چین اور رنج و غم
سے مضطرب ہو کر۔ تمہارے اُپدیش کے بچنوں کو سُن کر وِن بدن اعلےٰ
ہوتے ہیں! جب تمہارا کلام سُن سکتے ہیں۔ تو پھر دوسرے کی بات سُننے
کیوں جائیں! جب تُم خود اپنے صحیح۔ پاک اور نیک کلام کو ہمارے دل
میں نازل کرتے ہو تو کیوں ہم اُس کو چُپ چاپ اور شانت ہو کر نہ سُنیں!
کیوں اپنے کانوں کو اُسی طرف نہ لگائے رکھیں جبکہ کوشش کرنے سے
ہی تمہاری صداقتوں کو جان سکتے ہیں تو پھر کیوں نہ تمہارے مُنہ سے
ست بھاؤ کو جاننے کے لئے کوشش کریں۔ تُم تو ہمیشہ ہی اُپدیش دیتے
راست خیال
رہتے ہو ہمیشہ ہی دھرم بل بھیجتے رہتے ہو اُسی سے تو ہم قایم ہیں ورنہ
طاقت ایمان

ہوا ہے۔ جس نے ہمارے گیان کو سیر کر دیا۔ دل کا سرو ور پُر ہو گیا۔ سب
جگہ اُن کی عظمت دیکھنے لگے۔ تب سمجھے کہ جو ہمارے ایشور ہیں وہی
سارے دیش (جگہ) کے ایشور ہیں وہی سارے کال (وقت) کے ایشور ہیں۔ وہی
سب کے گرُو۔ سب کے پتا اور ماتا ہیں *

اوم ایک میوآدوِی تیم

بارھواں اُپدیش

۷۔ جیٹھ۔ شک سمت ۱۷۸۸

ہے پرماتمن! تم ہمارے آتما کے اندر رہ کر اُس کو باقاعدہ رکھتے ہو
اِس کائنات میں رہ کر اس کو اپنے قانون سے چلا رہے ہو۔ تم جنم رہت (لم یلد)
آتما اور مہان آتما ہو۔ تمہارے ہی سہارے رہ کر سب اپنے اپنے کام
میں لگے ہوئے ہیں۔ تمہارے کام میں جس کی رغبت ہے اُسی کا
کام نیک اور پاک ہے۔ جو شخص تمہارا ہاتھ سب جگہ دیکھتا ہے جس
نے تمہارے کام کو سب جگہ مشاہدہ کیا ہے وہ تم کو چھوڑ کر اور کوئی کام
کرنا نہیں چاہتا۔ اُس کو اپنا گناہ آلودہ اور ہیچ خیال اپنی ہی نگاہ میں
بدصورت دکھائی دیتا ہے۔ اور تمہارا مہان بھاؤ خوبصورت! وہ اپنے

سے دل پاک ہوجاتا ہے۔ کس کی طاقت ہے کہ اُس پاکیزگی کو ہم سے
چھین سکے؟ اگر دشمن آکر اس جسم سے دل کو کاٹ کر پھینک دے
تو بھی وہ دِل ایشور کی گود میں سکھ سے سویا رہیگا۔ اگر سر کاٹ دے
تو بھی یہ پران (جان) - پران کے پران کو لیکر اُن کی مہماں پر کاش کریگا۔ جو لامحدود
طاقت اور روشنی زمین سے آسمان تک کو عبور کرکے اُس سے بھی
پرے تک گئی ہے اُس کی بنیاد اِسی آتما میں پران رُوپ سے موجود
ہے۔ سر کاٹ دینے پر بھی آتما میں اُسی پران سروپ (زندگی کل) پرمیشور کی ستّا
رہیگی۔ اور ہمارے دِل کو جسم سے جُدا کردینے پر بھی اُس دل میں اُنکی
کرُونا (رحمت) موجود ہ

ہم لوگوں کی زندگی اور ہستی میں اُن کی دیا اِس قدر جگہ حاصل کئے
ہوئے ہے کہ اِس جسم کے فنا ہوجانے پر بھی اِس پران کے اوپر سے
اُن کی دیا کم نہیں ہوگی۔ ہم لوگ اُن کی شرن میں آکر خوف سے آزاد
ہوئے ہیں وہی پرمیشور روز بروز ہمارے پاس صداقتیں بھیجتے ہیں
پہلے ہم یہ کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ ہم لوگوں نے اُنہیں کی رحمت سے
اُن کو پہچانا ہے۔ اُنھوں نے ہمارے دلوں میں اپنے لئے لگاؤ پیدا
کیا اور آپ ہی خود اُس کی خوراک بن کر ہمارے ذہن میں ظاہر ہوئے۔
کتابوں میں جو ستّ کبھی نہیں ملا۔ وہ ستّ اُن کے اُپدیش سے حاصل

درشن کرتے ہیں تو پھر ہمارے لئے موہ کیا۔ شوک کیا اور خوف کیا؟ وہ ہمیشہ ہی دُکھ اور مصیبت سے ہمارا اُدّھار (رہائی) کرتے ہیں اور ہم کو پاپ تاپ سے آزاد کرتے ہیں۔ جس اُمید کو لے کر ہم اُن کی شرن میں آئے تھے اُس سے ہزار گُنا بڑھ کر پھل اُنھوں نے دان کیا ہے۔ وہ آپ گُرو ہو کر روزمرّہ گیان کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ ہماری بُدھی میں ستّ بھیجتے ہیں۔ وہ ہمارے دِلوں کو پاکیزگی عطا کرتے ہیں۔ وہ ہمارے آتما کو اعلےٰ بنا کر اپنے پاک منگل راج میں قبول کرتے ہیں۔

جبکہ پہلے ہی پہل اُن کی شرن میں آئے تھے تاریکی کی حالت میں اُن کے پانے کے لئے بیقرار اور بے چین ہوئے تھے۔ تب نہیں جانتے تھے کہ اِس قدر پھل حاصل ہوگا۔ رفتہ رفتہ جتنا غور کرتے ہیں اُتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی دیا کی اِنتہا نہیں۔ وہ ماتا پتا کی طرح ہمیشہ اپنی دیا ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ اُن کے سامنے مصیبت کے وقت ہمارا آتما ہزار گُنی طاقت حاصل کرتا ہے۔ موت ہم لوگوں کو ڈرا نہیں سکتی۔ رنج وغم سے ہم لوگ پژمردہ اور غمگین نہیں ہو سکتے۔

یہاں چاروں طرف شور و غُل اور بحث و مباحثہ رہے تسپر بھی ہم ایشور کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ جن کے پریم کی نظر کی طرف تاک کر دیکھنے سے تمام صداقتیں روشن ہو جاتی ہیں۔ اُن کو دل دے دینے

ہم لوگ جب سے ایشور کی شرن میں آئے ہیں تب ہی سے اُنکے آنند سے خوش ہو رہے ہیں اُن کے پاس جانے سے آتما پوِتر (رُوح پاک) ہوتا ہے۔ اُن کی اُپاسنا سے آتما طاقتور ہوتا ہے جب ہم لوگ رُوحانی بُھوک سے بیقرار ہو کر اُن کی طرف دیکھتے ہیں تو وہ ستّ دیگر کہ جو گیان کی خوراک ہے ہماری اُس بُھوک کو دُور کر دیتے ہیں۔ جب پاپ سے ناپاک ہو کر۔ پاکیزگی کے لئے بیچین اور بیقرار ہو کر اُن کے نزدیک جا کر کھڑے ہوتے ہیں تب وہ پاپ کی مَلِنتا (ناپاکی) سے آزاد کر دیتے ہیں۔ جب ہم کمزور ہو کر آتما کی طاقت کے لئے اُن سے پرارتھنا کرتے ہیں تب وہ کمزور رُوح کو طاقت دیتے ہیں ٭

وہ ہمارے ساتھ ہی ساتھ رہتے ہیں۔ ایسا دوست ایسا رفیق بھی کسی نے کہیں دیکھا ہے؟ ہم جو کُچھ اُن کے پاس لینے آئے تھے وہ اُنہوں نے سب ہی کُچھ دیا۔ گرُو ہو کر گیان دیا۔ پتا ہو کر کھانا دیا۔ ماتا ہو کر سنیہہ (پیار) دیا۔ پھر کس کی طاقت ہے کہ کوئی ہم کو اُن سے جُدا کر سکے؟ ہم اُنکے ساتھ آتما کے جوگ کے ذریعے جو آنند رس پان کرتے ہیں۔ اُن کے پُر جلال چہرہ کو دیکھ کر جو روحانی طاقت حاصل کرتے ہیں اُس سے ہم کو کون محروم کر سکتا ہے؟

جبکہ ہم لوگ اُن کو اپنے آتما میں دیکھتے ہیں۔ آتما کے مالک رُوپ سے

ناپاکی ہیں ہم لوگوں نے دھرم کے محافظ اور گناہ سے مُبرّا پرمیشور کی شرن (پناہ)
لی ہے۔ جب دیکھتے ہیں کہ چاروں طرف دھرم کے نام سے ادھرم کی
پیروی ہوتی ہے جب دیکھتے ہیں کہ ہنسی ٹھٹھے میں ہی رات دن گذارا
جاتا ہے ایسی حالت میں ہم لوگوں نے پوتر سروپ پرماتما کی شرن لیکر
پرتیران (نجات) پایا ہے *

ہم لوگ اِسی اُمید سے اُن کے پاس آئے ہیں کہ اندرونی موہ کے
شور وغُل سے آتما آزاد ہوگا۔ حسد اور گناہ کی پشیمانی سے آتما مکت (بری) ہوگا۔
ناپاکی سے آتما آزاد ہوگا۔ ہاں اِسی بھروسے پر ہم پوتر سروپ کی شرن
میں آئے ہیں اِس کے سواء ہماری اور کوئی پرارتھنا نہیں۔ کوئی غرض
نہیں۔ صرف یہی پرارتھنا ہے کہ پاک ہو کر اُس پاکیزگی کُل پرمیشور کی
اُپاسنا کرسکیں۔ اِسی اُمید سے ہم لوگوں نے براہمو دھرم قبول کیا ہے
کہ ایکاگرمن (یکسوئی) اور پاک دل سے اُن کو اپنی دلی پریتی اور بھگتی دے سکیں
برمھ کی شرن لیکر براہمو ہو سکیں *

براہمو دھرم بھی ہم کو اُمید سے بڑھ کر پھل دے رہا ہے۔ براہمو دھرم
ہمکو گنگا ندی کی طرح سب وقتوں میں ہی سنسار کی جلن سے شیتل (ٹھنڈا) کرتا
ہے۔ ہمارے گیان کی ترشنا (خواہش) کو سیر کرتا ہے۔ براہمو دھرم گنگا ندی
کے بہاؤ کی طرح آنند کی دھار ہمیشہ ہی ہمارے آتما میں جاری رکھتا ہے *

سُستی۔ کاہلی۔ غفلت اور امروز و فردا کی عادت کو چھوڑ دو۔ اور ایشور کے چرنوں میں گرو ٭

کیا حیرانی ہے! اور کیسا تعجب ہے! کہتے کہتے ہی یہاں سب چُپ چاپ ہو کر آنند اور روحانی سوز و گُداز سے بھر کر اُن کے مدھو مئے (مٹھاس سے پُر) بھاؤ کو دیکھ رہے ہیں۔ یہ کیسا عجیب اور منوہر نظارہ ہے! ہے دِل کے مالک ایشور! ہماری پریتی اور پُوجا قبول کرو۔ ہم تم کو بار بار نمسکار (سجدہ) کرتے ہیں ٭

اوم ایک میوا دوِتیم

گیارھواں اُپدیس

۴۔ بیساکھ۔ شک سمت ۱۷۸۸

ہم لوگوں نے اِس سنسار کے موہ کے شور و شغب میں رہ کر پرمیشور کی پناہ لی ہے۔ چاروں طرف موہ کے شور و شین۔ فساد۔ عداوت۔ فریب۔ حسد اور غیبت کا دور جاری ہے۔ ان سب کے بیچ میں ہم لوگوں نے پاک اور ان تمام برائیوں سے مبرّا پرمیشور کی پناہ لی ہے۔ عداوت اور دِلی تکلیف میں۔ پاپ اور تاپ میں۔ سنسار کی

ظاہر ہوتا ہے۔ پرمیشور کے انتظام اور حکومت سے کیا مادّی دُنیا اور کیا روحانی دُنیا دونوں اپنا اپنا کام کر رہی ہیں جو اِس آکاش کا اصل اصول اور جو اِس آتما کی علت ہیں وہی ہمارے قابِل حمد دیوتا ہیں۔ دل کو پاک کر کے پھر اُن کی پاک ہستی کو محسُوس کرو ابھی اُن کو چھاتی سے لگاؤ وہ یہاں ہی موجود ہیں وہ اپنے بھگت کے پاس سے جو اُن میں محو ہُوا ہُوا ہے پوجا قبول کرنے کے لئے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے ست کو بھگتوں کے لئے ابھی ظاہر کر رہے ہیں +

دیکھو زبان اُن کی خوبیوں کا ذکر کرتے کرتے نہیں تھکتی۔ جب تک ہر ایک شخص اُنکے پوِتر سُروپ کو محسوس نہیں کریگا تب تک یہ زبان اُنکے کارج میں لگی رہیگی۔ جب تک ہر ایک اُن کو دل کی پوجا دینے کے لئے تیار نہ ہوگا تب تک وہ اپنا ست بھیجتے رہینگے اور تب تک زبان کے ذریعے اُن کی صداقتیں ظاہر ہوتی رہینگی۔ وہ ابھی پوجا قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اُن کی پاک ہوا یہاں چل رہی ہے اُن کے آنند سے سروت کو جو بسنت کی ہوا کی طرح ہے محسُوس کر کے اُن کی پوجا کرو۔ اُنکے سامنے سر جُھکاؤ۔ وہ اننت دیو منگل مئے اور مہان ہیں۔ وہ ہمارے ماتا پتا ہو کر ہم سے پریتی چاہتے ہیں۔ پُوجا چاہتے ہیں۔ کیا ہم ایسے نیچ۔ ایسے ذلیل۔ اور سخت دِل ہو جائیں کہ یہ بھی اُن کو نہ دے سکیں؟

آتما میں آکاش نہیں آتما ایک ایسی چیز ہے جو آکاش سے بھی پرے
ہے آتما ستھول (کثیف) نہیں۔ سوکھشم (لطیف) نہیں۔ کوتاہ نہیں۔ طویل نہیں۔ اسی آتما
میں پرماتما جو خود بخود روشن ہیں اور جو آکاش نہیں ہیں موجود ہیں۔ وہ
باہر اس ساری خلا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جہاں یہ آکاش نہیں وہاں
بھی موجود ہیں۔ اگر تم اُن کو ان چمڑے کی آنکھوں سے دیکھنا چاہو تو تم اُنکو
دُور سے بھی دُور اور پرے سے بھی پرے خیال کروگے لیکن اگر اُن کو
اندرونی آنکھوں کے ذریعے دیکھوگے تو اپنے آتما میں ہی محسوس کروگے۔
اُسی ایک پرمیشور کے انتظام اور حکومت سے آکاش میں چاند اور سورج
اور آتما میں دیا اور دھرم انتظامیہ حالت میں رہتے اور اپنا اپنا کام کرتے
ہیں۔ اُنہیں کے حکم سے انسان اُن کے دھرم کے قانون کو توڑنے
سے رُکتا۔ خوف زدہ اور شرمندہ ہوتا ہے۔ اُنکے قانون کی مخالفت سے
پشیمانی اور رنج سے اُس کے دل کے سیکڑوں ٹکڑے ہوتے ہیں اور وہ
نرک (مراد روحانی عذاب سے ہے) کی آگ سے سر سے لیکر پاؤں تک جلتا ہے۔ اُنہیں کے
قانون سے پاپی پاپ کی سزا بھگتتا ہے اور پُنیہ آتما (پاک روح) پاکیزگی حاصل کرتا
ہے۔ اُنہیں کی دیا سے تمام جانور اس دُنیا کے سُکھوں کو دنیا میں بھوگ
کر یہاں ہی ختم ہوجاتے ہیں۔ اُنہیں کے پرساد (فضل) سے آتما دھرم پاکر اور
ایشور کو حاصل کرکے ایک دوسرے آکاش اور دوسرے لوک میں جا کر

موجود ہو کر آتما کے اندر قائم رہ کر اُس کو گیان اور دھرم میں مضبوط اور اعلےٰ بناتے ہیں۔ وہی آکاش میں ہیں۔ وہی آتما میں ہیں۔ وہی باہر ہیں۔ وہی اندر ہیں۔ وہ سب کے گواہ۔ تمام کاموں کے دیکھنے والے۔ اور ہماری پرستش کے قابل دیوتا ہیں۔ اُن کے درشن کے لئے کہیں دُور جانے کی حاجت نہیں۔ اُن کی تلاش کے لئے دیس بدیس پھرنے کی ضرورت نہیں۔ اُنکی پیاری رہائشگاہ یہی پوِتر (پاک روح) آتما ہے۔ جو اپنے آتما کو پاک بناتے ہیں وہی اُن کو اپنے دل میں دیکھ سکتے ہیں ٭

آکاش کا رُوپ نہیں۔ ہم آکاش کو آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے ہاتھ سے پکڑ نہیں سکتے۔ لیکن پھر بھی ہمارے سامنے جو یہ وسیع اور لامحدود آکاش ہے اُس کو ہم صاف طور سے محسوس کرتے ہیں۔ مگر افسوس! اِس خالی آکاش کو ہم جِس طرح دیکھتے ہیں پُورن (کامل) ایشور کو ہم اُس طرح محسوس نہیں کرتے۔ اوہ! ہمارا یہ کیا موہ ہے! آکاش ایک خلا ہے۔ ایشور خلا نہیں وہ آکاش نہیں۔ وہ سُونی جگہ نہیں بلکہ وہ پُورن ہیں۔ وہ ست سروپ ہیں آکاش اُنہیں کی ستّا میں۔ ہاں! اُسی ست کی ستّا میں پُورن ہو رہا ہے۔ وہ اِس آکاش میں موجود ہیں اور وہاں بھی جہاں آکاش نہیں ہے لیکن آکاش کہاں نہیں ہے؟ آتما میں نہیں ہے ذرا اپنے جسم میں غیر مجسم آتما (روح) کو تو دیکھو پھر جان لوگے کہ وہاں آکاش نہیں ہے ٭

کی خاک کو دیکھتی ہیں لیکن آتما ایشور کو صاف طور سے دیکھتا ہے۔ اس حیرت انگیز دُنیا میں ہم اُس حیرت انگیز پرمیشور کو دیکھتے ہیں اور اِس لامحدود آکاش میں ہم اُس اننت کو دیکھتے ہیں۔ ہر ایک زمانے۔ ہر ایک طاقت۔ اور ہر ایک حکمت میں اُسی وقت کے وقت۔ طاقت کی طاقت سبب کے سبب یعنی پرمیشور کو درشن کرتے ہیں۔ ہم لوگ اِن تمام ناکمل چیزوں میں اُس کامل پُرش کو دیکھتے ہیں! اے براہمو لوگو! اُسی ایک اِیشور کو دیکھنے کے لئے گیان کو روشن کرو۔ دل کو صاف کرو۔ تب امرت نکیتن میں داخل ہو کر خوش ہو گے ٭

ہے پرماتمن! تمہارے فضل کے بغیر ہم تُم کو حاصل نہیں کر سکتے اگر تُم مددگار نہ ہو تو ہم تمہاری خُوبیوں کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اِس واسطے تُم سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ تُم ہم سب کو اپنی طرف رجُوع کرو ٭

اوم ایکمیوا آدوِتیم

دسواں اپدیش

۶ چیت۔ شک سمت ۱۷۸۷

جو چاند اور ستاروں میں رہ کر۔ ہاں! چاند اور ستاروں کے درمیان رہ کر چاند اور ستاروں سے باقاعدہ کام لیتے ہیں وہی ہمارے آتما میں

اِیشور تک پہنچنے کے لیئے رات دِن ذہن کو روشن۔ دِل کو پاک اور برداشت کی طاقت کو دِل کی ڈھال بنانے کی ضرورت ہے جہاں رہیں وہاں اگر ایشور کے ہوکر رہیں اور جہاں جائیں وہاں اگر اُنہیں کو اپنا مقصد بنائے رکھیں تو سخت سے سخت رُکاوٹوں اور بڑی سے بڑی مُشکلات اور مصیبتوں سے بھی محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اگر ہم ایشور کی طرف بڑھنا چاہیں تو وہ ہمارے دلوں کو پاک کرینگے۔ اگر اُن کے ست کو جاننا چاہیں تو وہ اپنے آپ کو ہمارے سامنے ظاہر کرینگے۔ اگر اپنی مرضی کو اُنکی مرضی کا تابع کردیں تو وہ ہمکو گناہ آلودہ خیالات سے آزاد کرینگے۔ اِیشور کی پناہ لینے سے کسی کا خوف نہیں رہتا۔ گناہ آلودہ خیالات سے دُور رہ کر اُس پاک ذات اور گناہ سے مبرّا اِیشور کو محسوس کرو۔ اپنا ادنےٰ مقصد چھوڑ کر اُن کا مقصد پورا کرو تب کہیں اُن کو حاصل کرسکوگے۔ اگر صدق دل اور ایکاگر چِت (یکسوئی) سے اُن کو دیکھنا چاہیں تو وہ ضرور ہی درشن دینگے۔ جسقدر صاف طور سے اُنکو اب دیکھتے ہیں پھر اُس سے بھی زیادہ صاف طور سے اُنکو دیکھ سکینگے۔ تب ہم حیران رہ جائینگے اور تعجب کرینگے کہ کیونکر اِس تاریکی میں اُس روشنی کو دیکھتے ہیں اور موت میں کیونکر اُس امرت کو پاتے ہیں۔

جیوانوں سے اگر مقابلہ کیا جائے تو اِنسان میں اعلےٰ چیز آتما ہی ہے۔ اور اِسی ذریعہ سے مہان آتما کو دیکھتے ہیں۔ آنکھیں اِس زمین

اُن کے پیارے اور پاک کاموں کو سادھن کرو۔ اِطمینانِ قلب۔ خوودداری
تحمّل۔ ترک لذّات اور محویت کے ذریعہ سے اپنی روح میں پرماتما کا درشن
کرو اور دِل کے تمام پاک بھاووں کو روشن اور اعلےٰ کرکے اُن کے
فرماں بردار اور پیرو بن جاؤ۔ کیونکہ ایسا بننا ہی ہمارے آتماؤں کا لاانتہا زمانہ
تک کے لئے ایک کام ہے ٭

اوم ایک میو آدوِتی تیم

نواں اُپدیش

۲ رپوہ۔ شک سمت ۱۷۸۷

جِس طرح ایشور انسانی سوسائٹی۔ دُنیاوی شور و شغب۔ اور کام کاج
میں موجود ہیں۔ اُسی طرح نِرجن ہیں آتما کے اندر بھی اُن کا ظہور ہے۔ غرضیکہ
کیا نِرجن اور کیا سجن (خلوت جلوت) ساری جگہوں میں اُن کا پرکاش دیکھا جاتا ہے۔
گیان کو صاف اور روشن کرنے سے ستّ سروپ (صداقتِ کُل) کو سب ہی جگہ دیکھ سکتے
ہیں۔ دِل کو پاک بنانے سے وہ پوِتر سروپ دِل میں ظاہر ہوتے ہیں۔
دھرم۔ گیان اور پربتی کے ذریعے ہم لوگ سچائی کو حاصل کر سکتے ہیں اور
ستّ سروپ پرمیشور کے نزدیک ہو سکتے ہیں ٭

جاتا ہے۔ تو پھر سورگ (مراد پرلوک سے ہے) میں پنّ وان آتماؤں کے جانے سے دیوتاؤں
(پاک) میں کتنا کچھ اُتسب نہ ہونا چاہیئے۔ وہ گویا خوشی میں آکر ایک دوسرے
سے خطاب کرکے کہتے ہیں "دیکھو! دُنیا میں سے اپنی روح کو اعلےٰ
کرکے ہمارے درمیان ایک ایسا شخص آرہا ہے جس نے پاکیزگی کی،
زندگی حاصل کی ہے۔ وہ ہماری جماعت میں داخل ہوکر پونیتر سُروپ
کی اُوپاسنا کریگا۔ ہم جتنے شخص پہلے اُن کی عظمت پھیلاتے تھے اب
اُن میں ایک اور آملیگا"۔ وہ سب مل کر اُس کو پریم بھاؤ کے ساتھ قبول
کرتے ہیں اور اُس کو ایشور سے پربِنی کرنے اور وہاں پر اُنکے پیارے
کاموں میں مصروف ہونے کی تعلیم دیتے ہیں۔ غرض اُسی دیولوک (بہشت)
میں جاکر لاانتہا مُکتی کا دروازہ کھُلا ہوا دیکھتے ہیں ؛

جگت کی دانائی اور حکمت کے کروڑوں کام جگدیشور کی مہماں کا
ثبوت دیتے رہتے ہیں اُس پریم راج میں پاک فرشتوں (مراد پاک روحوں سے ہے) کے ساتھ
پریم سے بغلگیر ہونے پر پریم کا جذبہ جوش زن ہوتا ہے اور ہمارے
آتما میں روحانی سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اور دھرم کی آسانی سے
پیروی کی جاتی ہے۔ القصّہ گیان پریتی دھرم سب ہی کے سیر ہونے
سے ایشور کا لامحدود منگل راج صاف طور سے ظاہر اور روشن ہوتا ہے
ہم اُس کا عکس ہیں اپنے آتماؤں میں پاتے ہیں۔ اِسی اُمید کے سہارے

کاموں کو سرانجام دو ۔

جنھوں نے جوانی دی ہے اُن کے سنسار کے کاموں کے لئے لائق بن کر اُن کی عظمت قایم کرو۔ جوانی کے دنوں میں گیان اور دھرم سے مزین (آراستہ) ہو کر دیانتداری کے ساتھ کمائے ہوئے دھن سے ماں باپ بیوی بچوں کی پرورش کرو۔ ملک کو فائدہ پہنچاؤ۔ جوانی کا زمانہ ہی مُلک کے ساتھ بھلائی کرنے کے لئے بہت اچھا اور مناسب وقت ہے۔ اِس دُرلبھ (مشکل سے حاصل ہونے والے) وقت کو سُستی اور کاہلی میں رائگاں مت جانے دو۔ جوانی میں ہی اِیشور کے پیارے کاموں کا سادھن کر کے پُن (ثواب) جمع کرو۔ کیونکہ اِسی ثواب کی طاقت سے طاقتور ہو کر بڑھاپے میں اُن کی طرف بڑھ سکو گے اور اُس وقت آتما میں ایشور کے ساتھ سمادھی (مراقبہ) قایم کر کے آسانی سے ہی موت کے وقت کے لئے تیار ہو جاؤ گے ۔

پیدا ہونے کے وقت جس طرح آہستہ آہستہ پیٹ کی ساری رگیں ڈھیلی ہو کر الگ الگ ہو جاتی ہیں ویسے ہی اِس دُنیا سے رخصت ہوتے وقت جسم کی گانٹھیں ٹوٹ جانے پر آتما سورگ کے قابل ہوتا ہے۔ اُس وقت جیسے یہاں واویلا کی آواز اور رونے کی گُونج اُٹھتی ہے ویسے ہی اُس پریم مئے دیوراج میں خوشی کے نعرے بلند ہوتے ہیں۔ یہاں بیٹا پیدا ہونے پر خود غرض اِنسانوں میں کتنی خوشی۔ کتنا آنند دیکھا

اور حکمت - اُن کی محبت اور قوت ارادہ انتڑیوں تک میں موجود ہے ❊

ایک ایسا وقت تھا جبکہ انسان انتڑیوں کی جھلّی میں اندھیرے سے گھرا ہوا تھا کچھ بھی نہیں جانتا تھا گویا ماں کے پیٹ میں ماں کے جُز کی طرح تھا۔ ایشور کی مہماں کا کچھ بھی علم نہ رکھتا تھا۔ اب جبکہ قوت حافظہ سے اُن کی قُدرت کو دیکھتے ہیں تو اُن کا کیسا عجیب منگل بھاؤ ظاہر ہوتا ہے ایک دو نہیں سو ہزار نہیں بیشمار انسانوں نے ماں کے پیٹ میں حفاظت کے ساتھ پرورش پاکر اور اِس دُنیا میں آنکھیں کھول سُورج کو دیکھا ہے۔ پھولوں کو سُونگھا ہے۔ ماں کے مامتا بھرے کلام کو سُنا ہے۔ کیسا تعجب اور کیسی حیرانی ہے! کہ تمام حواس جو گویا سُکھ حاصل کرنے کے ذرائع ہیں ماں کے پیٹ میں ہی تیار ہوئے۔ اب اِس دُنیا میں قدم رکھنے ماں کا دودھ پینے اور دانت نکلنے کے بعد پرورش پاکر جوانی کے جوبن کی بدولت تم سب نیک کاموں کے کرنے میں مصروف ہوتے ہو لیکن خبردار! اِن نیک کاموں کے کرتے وقت اُن کو جنھوں نے تم کو یہ سب نعمتیں دی ہیں مت بھول جانا۔ جس ایشور نے تم کو اِس دُنیا میں بھیجا اُنہیں کے کام کرتے وقت اُن کو کیوں بھولو! اُن کو بھولنے سے اُن کے پیارے کام کرنے کے لایق ہی نہیں رہتے۔ پربھو کو دل میں رکھ کر اُن کے حکم کی پیروی کرو۔ اور اُنکے ساتھ پریتی (محبت) رکھ کر اُنکے

مقصد کو پورا کرنے کے لئے یہ بشو سنسار (کائنات) کام میں مصروف ہے۔ جنکے مقصد کو پورا کرنے کے لئے زمین آسمان سب مل کر رات دن کام کر رہے ہیں اُس مہان اور جنم رہت (لَمْ یَلِدْ) آتما کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟ جب اِس ناچیز آتما ہی کا بھاؤ نہیں سمجھ سکتے جو محدود آتما اِس جسم میں موجود ہے اور جس کو "میں" کہ کر جانتے ہیں۔ ہاں جب اُسی کو نہیں سمجھ سکتے تو پھر اننت (لامحدود) سروپ پورن برمھ (کامل پرمیشور) کو کس طرح جان سکتے ہیں؟

اس ناچیز آتما کی طاقت ہی کو ذرا قیاس کرو وہ ماں کے پیٹ میں تمام مناسب سامان پاکر اپنا جسم تیار کرتا رہتا ہے۔ اُس خالی از ہوا اندھیرے مقام میں قوت سامعہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ لیکن ایشور جانتے ہیں کہ دُنیا میں جاکر اِسے اِس سے کام پڑیگا۔ اُن کی مرضی سے آتما اپنی اُس نامعلوم حالت میں ہی کانوں کو تیار کرتا ہے۔ وہاں قوت شامہ کی ضرورت نہیں لیکن ناک بنادی جاتی ہے۔ وہاں روشنی کی ضرورت نہیں لیکن آنکھیں دے دی جاتی ہیں۔ کس کے قانون سے ماتا کے گربھ میں آتما سوتا رہ کر بھی اپنے اعضا تیار کرتا رہتا ہے؟ پیٹ کے اندر پرماتما کے ہی حکم سے نامکمل اور بیج کی شکل میں آتما اپنے مکمل اور خوبصورت جسم کا بنانے والا ہوتا ہے۔ وہ اننت بدھاتا پُرش (قادر مطلق) گویا پیٹ میں چُپ چاپ بیٹھے ہوئے آتما کو جسم کی ساخت کا سبق دیتے رہتے ہیں۔ اُن کی دانائی

ظاہر ہوکر قائم ہیں - تمہاری ہی طاقت اور حُکم سے لمحہ - ساعت - رات دن - پکھش - مہینے - موسم - سمّت - سال وقوع میں آتے اور قایم رہتے ہیں - تمہاری ہی قدرت کاملہ اور حکومت سے مشرق اور مغرب کی طرف بہنے والی ندیاں سفید پہاڑوں سے نکلتی ہیں - تم کو نہ جانکر اگر کوئی شخص عمر بھر جگ - ہون اور پنج اگنی وغیرہ تپسیا (ریاضت) کرتا رہے تو بھی اُس کو تمہارا وصل نصیب نہیں ہوتا جو تم کو نہ جانکر اِس دُنیا سے رخصت ہو جاتا ہے وہ کیسا قابلِ رحم اور ذلیل ہے! اور جو تم کو پہچان کر یہاں سے رخصت ہوتا ہے وہی براہمن ہے - ہے جگدیشور! تمہیں دھن ہو! تمہیں دھن ہو!

اوم ایک میوا دوِتیم

آٹھواں اُپدیش

۷ کاتک - شک سمّت ۱۷۸۶

ہم لوگ اس ناچیز اور محدود آتما کی طاقت اور عظمت کو ہی پورے طور سے محسوس نہیں کر سکتے تو پھر اُس طاقتِ کُل پرمیشور کی لامحدود طاقت اور عظمت کا کیا اندازہ کر سکتے اور اُس کو کیا سمجھ سکتے ہیں؟ جنکے

اُس سب اور خوشی کے شور و غل میں بھی تم کو نہیں بھولتے ۔

ہے پرماتمن! تمہاری دیا بیشمار اور مختلف طور سے ظاہر ہو رہی ہے
میں تمہاری جس دیا (رحمت) کو اپنی ناچیز زندگی میں محسوس کرتا ہوں۔ جب دیکھتا
ہوں کہ وہی تمہاری رحمت لاانتہا دنیا کے لاانتہا عالم کو سیر کرتی ہے تو
زبان شکر گذاری کے بھاؤ کو ظاہر کرتے کرتے یک لخت بند ہو جاتی ہے!
تمہاری دیا دن اور رات میں۔ تمہاری دیا ماں کے دل میں۔ تمہاری دیا
سادھو اور پاک لوگوں کی زندگی میں ہر وقت کام کر رہی ہے ۔

ہے پرماتمن! میں تمہارے سامنے پرارتھنا کرتا ہوں اور عجز و انکساری
کے ساتھ اپنا دل اور رُوح تمہاری نذر کرتا ہوں جو کچھ تمہاری پوجا کے لئے
دینا چاہیئے وہ سب کچھ تم ہی عطا کرو۔ میرے ہاتھوں کو اپنے کاموں میں
مصروف رکھو۔ پیروں کو اپنے کام کے لئے اُٹھاؤ اور لے چلو زبان کو
اپنی مہماں کے گُن گانے میں لگاؤ۔ من کو اپنی چنتا میں مگن (محو) کرو اور آتما
کو اپنے ساتھ ملا لو (خوبیوں) تم کو پاکر آتما (روح) شانت (مطمئن) ہو۔ روحانی آنکھیں تم کو دیکھ کر سیر
ہوں۔ آہا! ہے کرونا ندھان! تم نے جو ابھی میری پرارتھنا کے موافق
پھل عطا کیا ہے میں اپنے آتما میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ نہ تم اُستھول (کثیف)
ہو۔ نہ سُوکھشم (لطیف)۔ نہ کوتاہ۔ اور نہ طویل۔ تم "پاکیزگی کُل۔ صداقت کُل اور
حسن کُل ہو" تمہاری ہی قدرت اور حکم سے سورج۔ چاند زمین اور آسمان

بھی ساعت بساعت ہوش میں آکر سخت تاریکی کے اندر تُم کو دیکھتا ہے۔ ایسا شخص کوئی بھی کہیں نہیں ملیگا جسکو تمہاری ضرورت نہیں اور جو تم سے نظرِ امید نہیں رکھتا ۔

جنگل کے رہنے والے نادان اور وحشی لوگ جہالت کے اندھیرے میں بجلی کی گرج اور کڑک کے خوف سے کانپتے ہوئے تمہاری ہی پناہ لیتے ہیں۔ اور شایستہ قومیں تہذیب اور علم کی روشنی میں رہ کر بھی طرح طرح کے پاپوں کے خوف سے تمہیں کو یاد کرتی ہیں۔ کوئی تمہارے سنگھاسن (تخت) سے دُور نہیں رہنا چاہتا۔ ایسا کون ہے جو تمہارے سامنے سر نہیں جھکاتا؟ "تُم سب کے مالک اور سب کے راجا ہو" تُم سب کے حاکم ہو اور سب کو تُم نے اپنی زیرِ حکومت رکھا ہوا ہے۔ راجا کی طرح۔ رہنما کی طرح۔ ماتا پتا کی طرح۔ دوست کی طرح۔ دِلی رفیق کی طرح۔ سب کو اپنے قابو میں رکھتے ہو۔ سب ہی تمہارے پاس ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرتے ہیں۔ کوئی تمہارے پاس دُنیاوی چیزوں اور سامانوں کے لئے پرارتھنا کرتا ہے تو کوئی تمہاری محبت اور لگاؤ کے رنگ سے رنگا جا کر صرف تم ہی کو چاہتا ہے۔ کوئی بہشت پانے کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔ تو کوئی مُکتی حاصل کرنے کے لئے۔ کبھی کوئی خوف سے پرارتھنا کرتا ہے۔ کبھی کوئی اُمید سے غرضیکہ کسی نہ کسی طرح سے ہر کوئی تُم کو یاد کرتا ہے اور لوگ

ساتواں اُپدیش

۲-اسوج - شک سمت ۱۷۸۷

ہے پرماتمن! ہم لوگ اِس دُنیا کے رنج والم اور موہ کے شور وغل سے تکلیف زدہ ہوکر تمہارے اَبھے (بے خوف) اور پاک دھام کی طرف دیکھتے ہیں۔ تم دین دیالو کرپالو اور کرپا کے بھنڈار ہو۔ جو تم کو نہیں دیکھتا اور نہیں چاہتا تم اُس کو بھی اپنا پریم عطا کرتے ہو۔ دُنیادار جب دُنیاوی اور نفسانی خواہشات کی اُمید اور خوف سے بیقرار ہوتا ہے۔ جب دولت کے نفع اور نقصان کا حساب لگاتا ہے۔ جب اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے والا سمجھ کر دُنیا ہی میں مست رہتا ہے۔ تب بھی وہ تمہاری بھیجی ہوئی موت کے خوف سے گاہے گاہے تمہارے پاس جانے کی خواہش کرتا ہے۔ جب اُس کو کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ نفسانی لذات اور دُنیاوی سُکھوں کو پورے طور سے بھوگنے کی حالت میں اور دُنیاوی عیش اور جاہ وحشمت کے وقت بھی کبھی کبھی موت کے خوف سے چونک اُٹھتا ہے۔ جس طرح سرسام کا مریض کبھی کبھی ہوش میں آکر بیرونی سامانوں کو دیکھتا ہے اُسی طرح بڑے سے بڑا دنیا کا گرویدہ

ہے پرماتمن! تمہاری مہماں کا کس طرح بیان کریں کہاں سے شروع کریں اور کہاں ختم کریں۔ تمہارا نہ آغاز ہے اور نہ انجام۔ لیکن جُوں جُوں اِس دُنیا کے دن ختم ہوتے جاتے ہیں تُوں تُوں میں جانتا ہوں کہ تُم میرے دِل میں اور بھی زیادہ ظہور پذیر ہوتے جاتے ہو۔ اب میرے کالے بال سفید ہو گئے ہیں۔ آنکھوں کی بینائی کم ہو گئی ہے۔ جسم دِن بدِن کمزور اور نحیف (دُبلا) ہوتا جاتا ہے لیکن تمہاری دیا کی کمی نہیں۔ اب تمہاری دیا مجھ میں داخل ہو کر آتما کو نئی طاقت اور نئے جوش اور سرگرمی سے طاقتور بنا رہی ہے۔ ہے کرُونا مئے (رحمتِ کل)! اپنے آنند دھام میں لے چلو اب میں اور کچھ نہیں چاہتا صرف تم ہی کو چاہتا ہوں۔ یہاں نندا (غیبت) اور تعریف۔ رنج اور دُکھ مجھکو سخت تکلیف دیتے ہیں صرف تُمہیں میرے محافظ ہو۔ تُم تمام کائنات کا بوجھ اُٹھاتے ہو تو کیا میرے اس ناچیز اور حقیر دل کا بوجھ نہ اُٹھا سکو گے؟ تُم ہی میری اُمید اور تم ہی میرا بھروسہ ہو اگر تم میرے پاس رہو تو دُکھ مصیبت وغیرہ میرے پاس کچھ نہیں آسکتے نہیں تو کُشا (ایک قسم کی گھاس ہے) کی پنکھڑی انکس کی مانند مجھے سخت تکلیف اور عذاب دیتی ہے ہے پرماتمن! اس دُنیا کے موہ کے شور و غل سے تکلیف زدہ ہو کر میں تمہاری پناہ لیتا ہوں تُم میرے آتما کو اپنے آنند دھام کے لایق بنا دو۔

اوم ایک میو آدوِتیم

مدھر بانی سُنکر۔ یہاں آکر ہم سب مِل بیٹھے ہیں۔ اور اُنکے اُوجل پرکاش (ظہورِ جلال) کو کیسے عجیب طور سے دیکھ رہے ہیں۔ "کوئی حیران ہوکر اُن کا درشن کرتا ہے۔ کوئی حیرت سے اُن کا ذِکر کرتا ہے۔ کوئی متعجب ہوکر اُنکا ذکر سُنتا ہے اور کوئی یہ سب کُچھ دیکھ سُنکر بھی اُن کو نہیں جانتا۔" اُسی حیرت انگیز اِیشور کے آنند کی روشنی کا یہاں ظہور دیکھو +

دیکھو اُن کی مادری نظر ہمارے اوپر کِس طرح پڑ رہی ہے وہ آہستہ آہستہ کِس طرح ہمارے دل کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور ہمارے آتماؤں کو کیسا پاک بنا رہے ہیں۔ دیکھو جس قدر امید کرتے تھے اُس سے بڑھکر لابھ ہوا ہے یا نہیں؟ یہ سُندر صبح کا وقت اور بھی زیادہ خوبصورت ہوگیا ہے یا نہیں؟ شردھا بھکتی وغیرہ پوجا کے سامانوں کی اور بھی زیادہ ترقی ہوئی ہے یا نہیں؟ اب ہم اُنکو دیکھتے ہیں کہ وہ ہماری پُوجا قبول کرنے کے لئے ظاہر ہوئے ہیں اِس لئے اُن کو دل کی شردھا اور بھکتی دیکر اُن کی پوجا کرکے زندگی کو سارتھک (سپھل) کرو +

اگر اِس اُپاسنا مندر (عبادت خانہ) میں اِس قدر سیر ہوتے ہیں تو اِس دُنیا سے رُخصت ہوجانے پر سورگ (مراد پرلوک سے ہے) میں اُن کے پاک منگل راج اور آنند دھام میں داخل ہونے پر کہاں تک خوش ہونگے اِس کو کیونکر جان سکتے ہیں؟ "کون جانتا ہے کہ ماتا اپنے امرت نکیتن میں لیجاکر کتنے سُکھ کے رتن دینگی۔"

وہی روشن اگنی سروپ گیان مئے پرمیشور جو آنند رُوپ اور امرت رُوپ سے سب جگہ پرکاش ہو رہے ہیں - وہی - پریم سُورج اگر چھن بھر کے لئے بھی ہمارے دِلوں میں ظاہر ہوں تو ہم کو سب کچھ مل جاتا ہے - اگر لمحہ بھر کے لئے بھی دل وجان سے اُن کو قبول کر سکیں تو کیا خوشحالی اور کیا بدحالی سب ہی حقیر اور ہیچ ہو جاتے ہیں - اگر یہاں آ کر اُس پُورن گیان سرُوپ کو دل میں جگہ دے سکیں - اگر اُن کے پریم کا رس ایک گھڑی کے لئے بھی چکھ سکیں تو پھر اگر یہ جسم بھی جاتا رہے تو نقصان ہی کیا ہے؟ ایک دفعہ تو اُن کو دیکھ لیا - پھر جسم جائے تو جائے - اور آنکھیں اندھی ہو جائیں تو ہو جائیں - کیونکہ یہ فانی جسم لیکر چھن بھر کے لئے تو اُن کا درشن پا لیا!

لیکن پھر جب دیکھتے ہیں کہ اِس جسم کے چھوڑنے پر بھی آتما لا انتہا زمانے تک اُن میں باس کریگا تو شُکر گزاری کے بوجھ سے سر ایک ہی بار نیچا ہو جاتا ہے - اوہ! اُن کی لا محدود دیا کا کس طرح ذکر کریں! کہاں تو کل دُکھ سے ہائے ہائے کر رہے تھے اور آج اُنہوں نے کِرپا کر کے یہاں بُلا لیا - کل معلوم نہ تھا کہ آج کے واسطے پاکیزگی ہمارے لئے تیار رکھی ہے - کل دُنیاوی اور نفسانی خواہشات سے دِق آکر مُردے کی مانند ہو رہے تھے - جسم - دل اور رُوح پژمردہ ہو گئے تھے - آج اُن کی

زمانہ ماضی مستقبل اور حال اُنہیں کے ہاتھ میں ہے۔ تمام گھٹنائیں اُنہیں کے اشارے سے سرزد ہو رہی ہیں۔ پھر اُن کی مہمان کا کیا ذکر کر سکتے ہیں؟ اُن کا شروع بھی نہیں۔ آخر بھی نہیں وہ اپنی کامل مہمان میں ہی براجمان (موجود) ہیں "وہ جو کچھ جاننے کے لائق پدارتھ (چیزیں) ہیں سب کو جانتے ہیں لیکن اُنکو جاننے والا کوئی نہیں"۔

اُنہوں نے ہماری بھلائی کے لئے۔ ہم کو راحت اور آرام دینے کے لئے جیون (زندگی) دیکر ہمکو اِس دُنیا میں بھیجا ہے۔ آتما کو گیان۔ دھرم اور پریتی سے مزیّن (آراستہ) کیا ہے۔ ہم لوگ اپنے گیان پریتی اور دھرم کو کس طرح سیر کرینگے؟ اِس کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اگر اُن کا درشن پاسکیں تو یہ سب سیر ہو جاتے ہیں۔ اُن کے درشن پانے کے بغیر نہ دھرم ہی اُنکے پیارے کام کر سکتا ہے اور نہ پریتی کا ہی مقصد پُورا ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے پریم سے ہم لوگوں کو عدم سے وجود میں لائے ہیں۔ ہم پہلے کچھ بھی نہیں تھے۔ اُنہوں نے ہم کو خاک سے بنا کر گیان۔ دھرم اور پریتی کا زیور بخشا ہے۔ اِس لئے ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو اُس زیور سے مزیّن کریں۔ اُسی گیان کے ذریعے اُن کا درشن کریں۔ اُسی پریتی کے ذریعے اُنکی ارچنا (پرستش) کریں اور دھرم کے ذریعے اُن کے پیارے احکام کو پُورا کریں۔

کرو- جیتی کی طرح جتن شیل (ساعی) بنو اور ایشور سے مدد چاہو- تمہاری منگل (پاک اور نیک خواہش) اچھا (زاہد)
پُوری ہوگی- اور تم آزمائش سے گزر کر- اجر- امر- منگل سروپ برہم کو
حاصل کروگے۔

ہے پرماتمن! تم ہم لوگوں کے سامنے ظاہر ہو- جو لوگ راستی کے
لئے بیقرار ہیں اُن کے دلوں میں وہی راستی قایم کرو- جو لوگ دھرم کے
لئے سب کچھ سہنے کو تیار ہیں اُن کو ایسا خالص دھرم عطا کرو جس میں
خودغرضی کی بُو نہیں- جو تمہارے درشن کے لئے پیاسے ہرن کی طرح
تمام عمر بھٹکتے رہے ہیں اُن کی اِس پیاس کو دُور کرو- اُن کے سامنے
اپنا گیان اور دھرم ظاہر کرو- براہم دھرم کو بھارت بھومی میں پرچار کرو

اوم ایک میو آدوِتیم

چھٹا اُپدیش

۵- بھادوں شک سمت ۱۷۸۷

اُس منگل (خوبی کل) مئے امرت (زندگی کل) مئے پُرش کی مہماں (عظمت) کہاں سے شروع کرکے
کہاں ختم کرسکتے ہیں؟ اُن کی مہماں کا شروع بھی نہیں دیکھتے اور آخر
بھی نہیں- اوپر- نیچے- جنوب و شمال- مشرق و مغرب میں وہ ہی وہ ہیں-

دور ہوگی۔ تھوڑی دیر کے لئے بھی اُس امرت رس کا ذائقہ چکھنے سے تم لوگوں کی زندگی تازہ ہوجائیگی۔ تم لوگ ایکاگر چت (یکسو) ہوکر ایشور کی طرف قدم بڑھانا شروع کرو۔ ایشور تمہاری آنکھوں میں روشنی نازل کرینگے اور آتما میں طاقت دینگے۔ اِس سے بڑھ کر فائدہ اور لابھ کیا ہے کہ تم گناہ اور دلی جلن سے آزاد ہوکر اُنکے پاس حاضر ہوگے۔ اگر اِس خاکی جسم کے ذریعے اُس پوِتر امرت جوتی کو حاصل کرسکیں تو اِس دنیا میں آکر اور کیا حاصل کرنا باقی رہ گیا؟ اگر یہاں دُکھ اور رنج میں رہ کر بھی پرلوک اور روحانی دھام (مقام) میں ایشور کے درشن پانے کے مستحق ہوجائیں تو پھر اِس دُنیا میں آکر اِس سے بہتر اور کیا پھل ملیگا؟ ہم سب کو ایک ہی مقصد رکھنا پڑیگا۔ "ایک میوا دوِتیم شُدھم اپاپ بدّھم (ایک لاثانی پاک اور گناہ سے مُبرّا) کو حاصل کرنا ہوگا۔ اپنی ساری عقل۔ ساری کوشش۔ ساری محنت اِسی بات کے لئے خرچ کرنی ہوگی۔ صرف اِیشور ہی کے لئے یہاں خوشی کے ساتھ اُپاسنا کرو۔ اُنکے لئے ہی تحمل اور صبر کے ساتھ دنیاوی فرائض ادا کرو۔ اپنا جسم۔ دل اور رُوح ایشور ہی کے حوالہ کرو۔ دِل کو پاک کرکے ایشور کے حضور میں جاؤ۔ شُریہ (منگل) ایشور کا دھرم ہے۔ مصیبت اور تکلیف کے وقت منگل کا سادھن ہی اِنسانی زندگی کے لئے صرف ایک سبق ہے۔ اِس تعلیم کے لئے انسان پر بہت زیادہ بھروسہ مت کرو بلکہ ایشور اور اپنے اوپر ہی تکیہ

پُورے ہو جاتے ہیں اُن کا خوف کرنے سے پھر اور کسی کا خوف نہیں
رہتا۔ اُن کے پاس جانے سے ہر ایک قسم کا دُکھ۔ شوک اور رنج
دُور ہو جاتا ہے۔ اگر تمام دُنیا بھی ہماری مخالفت کو کھڑی ہو جائے تو بھی
ہم کو کچھ خوف نہیں ہوتا۔ سب عطیات سے بڑھ کر جو اَبھے (بےخونی) دان ہے ایشور
وہی دان کرتے ہیں ؞

اوم ایک میوآ دوِتیم

پانچواں اُپدیش

۲ جیٹھ۔ شک سمت ۱۷۸۳

اے پیارے براہمو لوگو! تم لوگ شانت بھاؤ سے اِس وقت جبکہ
چاروں طرف سکوت کا عالم چھایا ہوا ہے اور کسی طرف سے شور وغل کی
آواز نہیں آتی ایشور کی اُوپاسنا کے لئے یہاں آئے ہو یہ دیکھکر میرا دِل
باغ باغ ہو گیا ہے اور میں بہت خوش ہوا ہوں کہ تم سب شانت بھاؤ
سے شانت سروپ پرمیشور کی اُپاسنا کرنے کے لئے یہاں آئے ہو۔
اِس میں کچھ بھی شک نہیں کہ تم لوگوں کا دل پاک بھاؤ سے پُر ہو گا۔ ایشور
کے پوِتر سنگھاسن (پاک تخت) کے نزدیک ہونے سے تم لوگوں کے دل کی بیقراری

اور چھوٹے سے مقام میں سے نکلنا پڑے تو جیسے اُس کی حالت ہوتی ہے اُس برمھ بادی کا دِل بھی ویسا ہی بھاؤ قبول کرتا ہے وہ اِس کو دِل میں رکھ نہیں سکتا وہ لہریں لے لے کر اور اُمڈ اُمڈ کر باہر آتا ہے اور اُسکی چھوٹی سی زبان سے بیان نہیں ہو سکتا!

اِیشور جب آتما میں نازل ہوتے ہیں تب وہ جانتا ہے کہ وہ کیسے وزنی اور بھاری ہیں اور یہ دُنیا اُن کے مقابل میں کیسی حقیر اور ہلکی ہے۔ گیان کے ذریعے سنسار کی ناپائیداری سمجھ سکتے ہیں اور بھاؤ کے ذریعے اُسکا ہلکا پن محسوس کر سکتے ہیں لیکن جب دل میں ایشور کا بھاری بوجھ نازل ہوتا ہے اُس وقت اُن کے مقابل میں سب کچھ ہلکا معلوم ہوتا ہے۔ اُن کو حاصل کر کے ہی برمھ کے جاننے والے کہ گئے ہیں "جن کو حاصل کرنے سے پھر اور کوئی نفع نفع ہی محسوس نہیں ہوتا جن میں قایم ہو جانے سے سخت سے سخت مصیبت بھی ہمارے دل کو منتشر اور ڈانوا ڈول نہیں کر سکتی"

اِدھر وہ اعلٰے سے اعلٰے اور عظیم سے بھی عظیم ہیں"۔ اتنے اونچے کہ "جن کو بچن من کے ساتھ حاصل کئے بغیر واپس پھر آتا ہے" اور اُدھر ہم کہتے ہیں کہ "جنہوں نے اُس برمھ کے آنند کو جانا ہے وہ کسی سے نہیں ڈرتے"۔ اُن کی مہماں کو جنہوں نے پہچانا ہے وہ کسی سے بھی خوف زدہ نہیں ہوتے۔ اُن کو حاصل کرنے سے اور سارے نقصان

اُس دھن کو حاصل کرنے کیلئے کیا کچھ نہیں دیا جاسکتا؟ بے بہا جواہرات اگر داموں سے حاصل کرسکیں تو اُن کے دینے میں رُکاوٹ کیا اور دریغ کیوں؟ جب بے بہا ایشور رتن کو اگر اپنا جسم۔ جان اور روح دے کر حاصل کرسکیں تو اُن کے دینے میں کیا ہم بے چین اور دُکھی ہونگے؟ ہم لوگ کیا نادم نہ ہونگے کہ ہم اپنی یہ حقیر اور ناچیز زندگی دے کر بھی اُس لاثانی اور بیش قیمت رتن کو حاصل کرسکتے ہیں؟ اُن کے لئے کیا اِس کُٹیا کے چھوڑنے میں دریغ کرینگے؟ دُنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوسکتی جو اُن کے لئے نہ دی جاسکے! وہ دِل کے دھن ہیں وہ رس سروپ ہیں۔ پھل پک کر جس طرح رس سے بھرجاتا ہے اور بارش کے ہونے سے درخت جس طرح سرسبز اور خوشنما ہوجاتے ہیں (گویا کہ اُن میں سے رس ٹپکا ہی پڑتا ہے) اُسی طرح اگر پرماتما سے دِل پُر ہوجائے تو اُس میں سے بُرھمہ رس چونے لگتا ہے۔ اُسی رس سے رسیلے ہوکر ایشور پراین (خدارسیدہ) یہ کہتے ہیں کہ "ہے پرماتمن! یہ لامحدود آکاش تمہارا بھاری بوجھ نہیں برداشت کرسکتا تُم جو میرے اس ناچیز اور محدود دِل میں آگئے ہو میں تمہارا بوجھ کس طرح اُٹھا سکونگا"؟ تب اُس کا دِل اور زبان دونوں ہی خاموش ہوجاتے ہیں دل میں اِس قدر سوز اور جوش پیدا ہوتا ہے کہ وہ اُسکو زبان سے بیان نہیں کرسکتا۔ دریائے دامودر کے پانی کے سیلاب کو اگر کسی تنگ

ہیں۔ جنہوں نے ہم لوگوں کو اِس دُنیا میں رکھا ہے اور جو صبح صادق کی روشنی کی طرح ہم کو اپنے نرم اور ملایم سپرش (چھونا) کے ذریعے موہ کی نیند سے جگاتے ہیں اور ہر روز بُدھی (عقل) ۔ چیتن (ہوش) ۔ گیان (علم) اور بل (طاقت) عطا کرتے ہیں*

ہم جانتے ہیں کہ کِس کے ساتھ ہمارا عارضی اور فانی رِشتہ ہے اور کِس کے ساتھ ابدی اور غیر فانی تعلق ہے۔ ہم لوگوں کا نام و عزّت۔ عظمت و بزرگی۔ دولت و حشمت سب ہی کچھ جاتا رہیگا لیکن ایشور پریم کا انکُر (کونپل) جہاں تک بکاش (نشوونما) ہوا ہے وہ ہمیشہ تک بڑھتا رہیگا۔ تمام دیو بھاؤ (روحانی اوصاف) اعلےٰ سے اعلےٰ اور خُوبصورت سے خُوبصورت ہوتے رہینگے۔ دھرم کی طاقت نشو و نما پاتی رہیگی۔ خواہ ہمارا سب کچھ جاتا رہے تاہم آتما کی ترقی ہم اپنے ساتھ لیکر ایشور کے سامنے حاضر ہونگے۔ ہم اِن دونوں باتوں کو بخوبی جانتے اور سمجھتے ہیں کہ دُنیاوی چیزوں کے ساتھ تعلق کیا ہے اور پرمارتھ (ابدی چیزوں) کے ساتھ جوگ کیا ہے؟ ایک سایہ کی طرح لمحہ بھر کے لئے ہے تو دوسرا سورج کی طرح ہمیشہ کے لئے رہنے والا ہے۔ کیا ہم دونوں میں اِمتیاز نہیں کر سکتے۔ کیا ہم ایسے نادان ہیں کہ روشنی اور سایہ کے فرق کو نہیں سمجھ سکتے؟ ضرور سمجھتے ہیں۔ مگر موہ آکر ہم لوگوں کو اندھا کر دیتا ہے (موہ سے ہماری آنکھیں اندھی ہوجاتی ہیں) ہم بخوبی جانتے ہیں کہ ہماری ابدی دولت کیا ہے۔ لیکن موہ اُس کو ہم سے چھین لیتا ہے،

برسات کے پانی سے درختوں کے پتے سرسبز اور خوشنما ہونگے کب موسم شرد (اسوج اور کاتک کے درمیان کا موسم) کی ٹھنڈی اور خوشنما روشنی سے زمین منوّر اور آراستہ ہو گی لیکن موت کے لئے تو کوئی وقت مقرر نہیں۔ ہر ایک وقت پر اُسکا تصرّف ہے۔ ہم کُچھ نہیں جانتے کہ کب ہم اِس دُنیا سے کوچ کرینگے اور کس وقت ہم اپنی اپنی بُرائیوں اور بھلائیوں کا بوجھ لیکر ایشور کے سامنے حاضر ہونگے۔ لیکن اِس میں ہم کو شک نہیں کہ ایک نہ ایک وقت دُنیا کے تمام تعلّقات اور سامانوں کو یہاں ہی چھوڑ جانا پڑیگا ؂

یہاں کی سب چیزوں کے ساتھ ہمارا عارضی اور ناپائدار رِشتہ ہے جیسے ننگے آئے تھے (یعنی کُچھ لیکر نہیں آئے تھے) ویسے ہی اِس دُنیا کی خاک میں مِل جائینگے۔ ایک وقت ایسا ہوگا کہ تمام بیرونی حواس فنا ہو جائینگے۔ دولت وحشمت نیست ونابود ہو جائیگی اور "باسنا (حرص) اپنی سیری کے سامان نہ پاکر روتی ہوگی۔ غرور ہائے ہائے کرتا ہوگا اور موت کی یاد سے کام کرودھ وغیرہ کھٹ رپو (چھ دشمن) کانپتے ہونگے" نام وعزت۔ عظمت و بزرگی کُچھ بھی نہ رہیگی۔ اگر کُچھ رہیگا تو صرف ایک ایسا دھرم رہیگا جس کا تمام حالات اور واقعات کی ترنگوں میں خاتمہ نہیں جس کا بناش نہیں۔ اِسکے علاوہ اور جو کُچھ رہیگا وہ وہی مہان پرمیشور ہمیشہ تک ہمارے لئے رہینگے جو سب حقیقتوں کی حقیقت۔ سب سہاروں کے اصلی سہارے

کی شعاع سے آتما کو سیر کرو ۔

اِس وقت ہم لوگ سُورج کی مہماں سے گھرے ہوئے ہیں اور یہ بھی یقیناً جانتے ہیں کہ وہ ضرور غرُوب ہوگا ۔ جو آفتاب اِس وقت اپنی روشنی کی شعاعوں سے چاروں سمتوں کو روشن کر رہا ہے وہ بارہ گھنٹے کے بعد نہیں رہیگا ۔ پھر چاند اور تاروں کے ساتھ رات آئیگی چاند جیسے کل رات کے اندھیرے اور بادلوں میں سے بھی خوب اپنی ٹھنڈی روشنی دے رہا تھا آج بھی اُسی طرح دیگا جیسے یہ نشچے (یقیناً) جانتے ہیں کہ سوُرج غرُوب ہوگا ویسے ہی یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک دِن آتما کا سورج بھی اس دُنیا سے چھُپ جائیگا ۔

لیکن جیسے یہ ٹھیک طور سے جانتے ہیں کہ بارہ گھنٹے کے بعد سوُرج ضرور غرُوب ہوگا ویسے ہی کیا یہ بھی جانتے ہیں کہ کِس وقت آتما اِس جسم سے الگ ہوجائیگا ؟ نہیں ۔ ہرگز نہیں ۔ موت کے وقت کا کچھ بھی ٹھکانا نہیں ۔ کون کہہ سکتا ہے کہ آج کے سوُرج کے دورہ میں دوپہر کے وقت ہم میں سے کِس کے آتما کا سُورج غرُوب ہوجائیگا ؟ ممکن ہے کہ ہماری زبان دوپہر کے اندر ہی اندر بند ہوجائے ۔ اور یہ ہاتھ پاؤں بے حِس و حرکت ہو جائیں ۔ ہم یہ تو کہہ بھی سکتے ہیں کہ کِس وقت سوُرج غرُوب ہوگا کِس وقت درختوں کے سارے پتے گِر جائینگے ۔ کِس وقت

سب کے سامنے جبکہ اُن کے دلوں پر رنج و الم کی گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہوتی ہے اپنی صاف اور پُرجلال روشنی کو پھیلا کر ایک اور آکاش میں نئے اوتساہ کے ساتھ ایشور کے پیارے کاموں کے سادھن کے لئے پھر ظاہر ہوتا ہے۔ اے براہمو لوگو! تم اِس پُرجلال اور روشن سورج کی پیروی کرو۔ اور ایشور کو دل میں رکھ کر اُسی سورج کی طرح اُن کے تمام پیارے کاموں کو پوری قوتِ ارادہ کے ساتھ سرانجام دیتے رہو۔ ایشور تم لوگوں کے مددگار ہونگے ✦

اوم ایک میوا دِوِی تیم

چوتھا اُپدیش

۳ بھادوں شک سمت ۱۷۸۳

ہم لوگوں کے آتما اسی اُمید سے پُر تھے کہ آج سُورج کے نکلنے کے ساتھ ہی اُس جوتی سُروپ پرمیشور کو دیکھکر دھن دھن ہونگے۔ اب وہی سُورج نکلا ہے اور اِس ٹھنڈی اور سُندر (روشنی کل) صبح کے وقت ہم لوگ اُسی پرم پریتم پرمیشور کی ارادھنا کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ سُورج کی شعاعوں سے جس طرح ہماری آنکھیں روشن ہو رہی ہیں اُسی طرح امرت

اور بڑائی کو حقیر اور ہیچ بنانے اور سمجھنے کا ذریعہ ہے اور ہر ایک قسم کی مصیبت
اور مشکل کے خلاف جنگ کرنے کا اُوپائے ہے ؎
ذریعہ

وہی زندگی مبارک ہے جو براہمو دھرم کی تعلیم کے موافق اُسکے اعلےٰ
نمونہ اور سانچے میں ڈھل کر ایشور کو پریتی اور اُن کے پیارے کام کر کے
پیار
ہمیشہ کے لئے بیفکر اور پہاڑ کی طرح مضبوط اور اٹل ہو گئی ہے۔ اور جو زندگی
سورج کی طرح نہایت اعلےٰ بھاؤں سے پُر اور مشرف ہے۔ صبح صادق
کے وقت جیسے سورج آسمان کو چیر کر اندھیرے میں اکیلا ہی اپنے سُرخ
اور اُونساہ پورن مکھ سے سب کو نیند سے جگا کر ظاہر ہوتا ہے اور دِن چڑھنے
پُرشان وشوکت
کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ روشن ہو کر اکیلا ہی آنند کے ساتھ ایشور کا
کام کرتا رہتا ہے اور آخرش غروب ہونے کے وقت بھی اس آکاش میں
اپنی عظمت اور خوبصورتی ظاہر کرتا ہوا دوسرے آکاش میں ایشور کا پیارا کام
کرنے کے لئے چلا جاتا ہے ویسے ہی ایک ایسا براہمو بھی جسکا دِل ایشور کے
چرنوں میں لگا ہوا ہے اور ایشور ہی جس کی زندگی کے مقصدِ عین ہیں
اور جو اُنکے ہی پریم میں محو ہو رہا ہے۔ اِس دُنیا کی سخت سے سخت تاریکی
کو چیرتا ہوا اکیلا ہی لوگوں کو سنسار کے موہ کی نیند سے جگاتا ہے اور
ایشور کے تمام پیارے کام اِس دُنیا میں پورے کر کے جب اُسکے
حواس کمزور ہو جاتے ہیں اور موت کا وقت نزدیک آپہنچتا ہے تب وہ

پوتّر (مقدس) براہمہ دھرم کے اُپدیش سے! اور یہ دھرم اِس کمزور صوبہ بنگال میں از خود نازل ہوا ہے۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اِس دھرم کو غفلت اور لاپروائی کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ بلکہ ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ساری بھارت بھومی (زمین ہند) کو برمھاورت نام کے قابل بنا سکیں۔

صرف براہمہ دھرم کو قبول کرنے سے ہی کام نہیں چلیگا بلکہ اُس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری اور لازمی ہے کہ پورے دل و جان سے اُسکی حفاظت کی جائے۔ کسی چیز کو حاصل کرنے کی نسبت اُس کا رکھنا بہت مشکل ہے۔ گاہے گاہے ہمارا ایسا سوبھاگیہ (خوش قسمتی) ہوتا ہے کہ ایشور ہمارے دلوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہم کو بہت کچھ آنند دیتے ہیں لیکن اس بھاؤ کو پائیدار اور مستقل بنانا مُشکل ہے۔ ایسا اکثر لوگوں کو اتفاق ہوتا ہے کہ جس دن وہ براہمہ منڈلی میں بیٹھ کر براہمہ دھرم قبول کرتے ہیں اُس دن اُنکا آتما ایشور کے پریم رس سے بھر جاتا ہے لیکن اُس کے اگلے روز اُنکا بھاؤ ویسا نہیں رہتا۔ براہمہ دھرم کو جس دن سے کوئی شخص قبول کرے اُسی دن سے اُس کو برمھ کے پیارے بیٹے کی طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے اور اُسی روز سے اپنا سب کچھ اُن کے حوالہ کرکے پاک بن جانا چاہیئے۔ خبردار! ایسا نہ کرنا کہ تُم لوگ اِس دھرم کو اپنی عزت اور بڑائی کا ذریعہ بنا لو۔ یہ دھرم تو صرف اِیشور کو حاصل کرنے اور نام و عزت اور اپنی بزرگی

کِس درجہ تک ہماری خود غرضی دُور ہوئی ہے - اور کِس حد تک ہمارے
سامنے ایشور کا صاف اور پُرجلال رُوپ ظاہر ہوا ہے ✣

ایشور ہی ہم لوگوں کے مقصد اعلےٰ (دیدار) ہیں - وہ شُدھ مپاپ بدھم (پاک اور گناہ سے مبرّا) ہیں -
اُن کو اپنے سامنے نمونہ رکھ کر اگر اُن کی پیروی کرنے کے لئے ہماری کوشش
جاری رہے تو گو اُن کی ٹھیک ٹھیک پیروی نہ بھی ہو سکے تو بھی کچھ نہ کچھ
تو اُن کی طرف ضرور بڑھ سکینگے - ہماری ناچیز کوششوں اور ایشور کے پرساد (فضل)
سے جو کچھ ترقی حاصل ہو اُسی میں ہماری بھلائی ہے - یہ سچ ہے کہ اگرچہ
ہمارے لئے ابدالآباد تک ترقی کا سِلسلہ جاری رہیگا لیکن آخر موجودہ وقت
بھی تو اُسی لاانتہا زمانے کا ایک جُزو ہے - یہاں سے ہی ہم لوگوں کا
گانٹھوں سے جکڑا ہوا اور تنگ دِل جِس قدر فراخ ہوگا یعنی جِس قدر ہماری
خود غرضی دُور ہوگی اُسی قدر ہم لوگوں کو مُکتی حاصل ہوگی - یہاں ہم لوگ اپنے
آتما کو خواہ کتنا ہی اعلےٰ اور فراخ بنا لیں - لیکن وہ لاانتہا زمانے تک اور بھی
بتدریج زیادہ سے زیادہ اعلےٰ اور فراخ سے فراخ ہوتا جائیگا ہمارا گیان (ذہن) اور
بھی زیادہ روشن ہوگا - ہماری اِچھّا (قوت ارادہ) اور بھی زیادہ طاقتور اور آزاد ہوگی - ہماری
پوترتا (پاکیزگی) اور بھی زیادہ لطیف ہوگی - کیونکہ اُن کا گیان - اُن کی اِچھّا اور اُن کا
منگل بھاؤ ہی ہم لوگوں کا معراج ہے - یہ نمونہ ہم لوگوں کو کس نے دکھایا ہے -
اور ہم نے کِس کے اُپدیش سے اپنے اس اعلےٰ مقصد کو پہچانا ہے ؟ حضرت

کرتے ہیں اُسی طرح ہم کو چاہیے کہ ہم لوگ پاپ کی میل اور اپوترتا (ناپاکی) کو بھی روزمرہ ایشور کے امرت جل (آبحیات) سے دھوتے اور صاف کرتے رہیں۔ لیکن وہ معیار کیا ہے کہ جس کے ذریعے ہم یہ معلوم کر سکیں کہ آیا ہم آہستہ آہستہ پاپ کی میل سے مُکتی حاصل کرتے جاتے ہیں یا نہیں؟ براہمو دھرم سے ہمکو یہ معیار مِلتا ہے کہ "جس وقت یہاں دِل کی تمام گانٹھیں ٹُوٹ جاتی ہیں اُس وقت ہی رُوح حیاتِ ابدی حاصل کرتی ہے صرف یہی اُپدیش جانو"۔ دِل کی گانٹھ کیا ہے؟ وہ خودغرضی ہے۔ اِسی خُودغرضی کو دُور کرنے سے ہم لوگ پُوری مُکتی حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خودغرضی کی گانٹھ سے جب ہمارا دل تنگ ہو جاتا ہے تو اُس میں اِتنی بھی جگہ باقی نہیں رہتی کہ جہاں سے امرت کا بھاؤ اُس میں داخل ہو سکے۔ اِس لئے اُس میں سے ایسا بھاؤ ظاہر نہیں ہوتا کہ جس سے ہم ایشور ہی کو مقصدِ اعلےٰ بنا کر بہت جوش اور سرگرمی کے ساتھ اُن کے پیارے کام کر سکیں۔ ہمارے دِل کی گانٹھ جس قدر ڈھیلی ہوتی جاتی ہے خودغرضی کے گھنے بادل جس قدر پھٹتے جاتے ہیں اُسی قدر ہم ایشور کو حاصل کرتے ہیں۔ اُتنی ہی اُنکی منگل مُورتی ہمارے سامنے صاف طور سے ظاہر ہوتی ہے۔ اِس لئے دِل کی گانٹھ توڑ کر ہی ایشور کے پریم مُکھ کو دیکھنا ممکن ہے۔ ہمکو روزمرّہ اندازہ کر کے دیکھنا چاہیئے کہ ہم یہ گانٹھ کہاں تک ڈھیلی کر سکے ہیں اور

اُن کی دیا کیا جڑ (مادّی) اور کیا چیتن (غیر مادّی) راج میں بلکہ سب ہی جگہ ظاہر ہو رہی ہے
دیکھو! سورج کے طلوع کے ساتھ ہی ساتھ اُنھوں نے ہمارے دِلوں کی
بند کلیوں کو کھلا دیا ہے اور اُن کی مہماں کی ہوا بھکتوں کے آنسوؤں کے
پانی سے تر ہو کر اُن پھولوں کو ہلا رہی ہے۔ اِسی لئے طبعاً وہ تمام پھول
ایشور کے چرن کمل (پاک قدموں) میں جا کر اکٹھے ہوتے ہیں۔ ہم آج کے دِن کیا اندر
اور کیا باہر چاروں طرف سے ٹھنڈک محسوس کر کے اِیشور کے نزدیک
ہو رہے ہیں۔ وہ اِس وقت ہم لوگوں کو اپنا امرت دینے کے لئے بُلا رہے
ہیں۔ پس آؤ ہم سب مل کر اُن کو پرنام (سجدہ) کریں اور اُس ماتا کے ہاتھ سے
امرت پی کر امر (غیر فانی) ہو جائیں ٭

اوم ایک میو آدوِی تیم

تیسرا اُپدیش

۷ ساون ۔ شک سمت ۱۷۸۳

برامھو دھرم روحانی دھرم ہے۔ صرف دِل کی پاکیزگی ہمارے اِس باطنی
اور رُوحانی دھرم کا لازوال اور لازمی نتیجہ ہے۔ جس طرح ہم لوگ ہر روز ہاتھ
مُنہ دھو کر اسنان اور ورزش کر کے جسم کو پاک و صاف اور دُرست و مضبوط

پنچھی کس طرح اپنے پر پھیلا کر اُونچی آواز سے اپنی دلی خوشی کا اِظہار کر رہے ہیں۔ مینڈک خوش ہو ہو کے تالاب سے گلا پھاڑ پھاڑ کر کیسے آنند کی آواز سے چاروں طرف گُونج رہے اور خوشی پھیلا رہے ہیں۔ تمام میلے اور غلیظ راستے دُھل دُھل کر کیسے صاف اور سُتھرے نکل آئے ہیں۔ سارے جاندار بہت سا پانی پا کر اِس زمین پر کیسے بیخوف۔ خُوش و خُرّم اور آزادا طور پر پھر رہے ہیں۔ کسان لوگ اپنی زمین کو سرسبز اور آنکھوں کو تر و تازہ کرنے والی کھیتی سے ہری بھری دیکھ کر کس خوشی کے ساتھ آیندہ فصل کا انتظار کر رہے ہیں۔ گویا اِس وقت چاروں طرف سے آنند ہی کا سروت بہ رہا ہے۔ مینھ ہر طرف سے گِھر کر ہم کو کیسے ٹھنڈے پانی سے اسنان کرا رہا ہے۔ جیسے مینھ ہزاروں دھاروں کے ساتھ برس برس کر ہمارے جسم کو ٹھنڈا کر رہا ہے ویسے ہی اس سماج میں امرت کا مینھ بھی مُوسلا دھار برس کر ہمارے آتماؤں کو خُنک کر رہا ہے ؀

روزمرّہ اِیشور کا نئے سے نیا بھاؤ اور اُن کی نئی سے نئی دیا ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے زمین ہر روز سورج کے نکلنے پر گویا نئی صورت قبول کر کے ترقی کے راستہ میں قدم بڑھاتی ہے۔ ویسے ہی ہم لوگوں کا آتما بھی زمین کے ساتھ ہی ساتھ ایک نیا اور اعلےٰ بھاؤ قبول کرتا ہے۔ اِیشور کے ترقی پذیر راج میں ایک ہی وقت میں دونوں کی ترقی ہو رہی ہے۔

ایک پل بھر کی دیا کا ہی انت نہیں ملتا تو پھر ہر مہینے اور ہر برس ہم اُن کے پریم سے جس ناقابلِ بیان طور پر پرورش پا رہے ہیں اُس کو کِس طرح بیان کر سکتے ہیں! اوہ! وہ ہمارے لئے کیا کچھ نہیں کرتے اور ہم اُن کے منگل بھاؤ سے کیا کچھ اُمید نہیں کر سکتے؟

اوم ایک میوا دوی تیم

دُوسرا اُپدیش

۳ اساڑھ شک سمت ۱۷۸۳

ہم لوگ اِس سماج مندر میں آکر برمھ پرایں لوگوں کے ساتھ مل کر ہر ایک ہفتہ ہر ایک مہینہ۔ ہر ایک سال پرم پتا پرمیشور کی اوپاسنا کر کے سیر ہوتے ہیں اِس وقت گرمی کی تپش کے دُور ہو جانے اور برسات کے آنے سے ٹھنڈک ہو گئی ہے اور نہایت سرد اور خُوشگوار ہوا ہماری سیوا کر رہی ہے۔ دیکھو! بارش نے اِس سُندر اور ٹھنڈی صُبح کے وقت کو کیسا خوبصورت اور نیا لباس پہنا دیا ہے۔ دُھلی دُھلائی طرح طرح کی بیلیں اور درخت سب زمُردی رنگ سے کیسے ہرے بھرے اور سُتھرے نظر آ رہے ہیں جن کو دیکھ کر دِل خُوش اور موہت (فریفتہ) ہو جاتا ہے۔ درخت کی شاخوں پر بسیرا کرنیوالے

لئے یہ کائنات صرف کھانے پینے اور چین کرنے کی جگہ اور کھیل کود کا گھر ہے لیکن جو اِیشور پریم میں پریمی ہیں اور جن کا دِل اُن کی پاکیزگی کے رنگ سے رنگا گیا ہے اُن کے نزدیک یہ سنسار ایک پاک دیومندر ہے۔ اِس میں وہ لوگ ایک اعلےٰ نہایت پاک اور عظیم ہستی کا مشاہدہ کرتے اور اُس کے گیان (حکمت) اور منگل جیوتی (پاک روشنی) کے عکس کو دیکھتے ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ہم اِس پاک وقت میں غفلت اور لاپروائی نہ کریں بلکہ ہمارا مقصود یہ ہونا چاہیئے کہ ہمارا تمام وقت اِیشور کے حاصل کرنے کے خیال میں گُذرے ۔ ہمکو چاہیئے کہ ہر مہینے۔ ہر پکھشں (پندرہ روزہ) کی تبدیلی بلکہ ہر طلوع و غروب کے وقت ہم لوگ اپنی روحانی حالت کی جانچ پڑتال کرتے اور اُس کا اندازہ لگاتے رہیں اور ہمیشہ یہ سوچتے رہیں کہ آیا ہم لوگ آہستہ آہستہ اپنی منزلِ مقصود کے نزدیک پہنچتے جلتے ہیں یا اُس سے دُور ۔

اِیشور جو ہم لوگوں پر ہر مہینے۔ ہر دن بلکہ ہر پل میں اپنا لگاتار پرساد برساتے رہتے ہیں اُس کو کبھی نہ بھولنا چاہیئے۔ اُن کی کیسی دیا ہے۔ دیکھو! پچھلی رات ہم لوگ اُن کی گود میں کیسی سُکھ کی نیند سوتے رہے ہیں! ہمارے اُوپر اُن کا کیسا ماتا پِتا جیسا بھاؤ ظاہر ہو رہا ہے کہ مبادا ہماری نیند میں کچھ خلل پیدا ہو۔ سارے گلنے والے پرند بھی اُنہوں نے چُپ چاپ کر دئے۔ تیز اور سخت حرارت والا سُورج بھی چھپا دیا! جب اُنکی

صبح کے وقت ایشور کا سہباس [حضور] ہمارے دلوں میں جس پاک اور اعلیٰ بھاؤ کو پیدا کرتا ہے وہ بھاؤ دُنیا کے موہ [گرویدگی] اور مشغلوں کے شور و غل سے رفتہ رفتہ جاتا رہیگا - اس کا علاج کیا ہے؟ اِس کا علاج یہی ہے کہ جس وقت ہمارے آتما میں ایشور کا بھاؤ روشن ہو ہم کو چاہئے کہ اُس وقت کو کبھی اور کسی طرح بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں - اور ایک ہی دفعہ اُن کی پاکیزگی کے رس کو اِتنا پی جائیں کہ وہ ہم کو ٹھنڈا رکھ سکے - اپنے دِل میں ایک ایسا حوض بنا رکھو کہ جب تمہارے اُوپر ایشور کی کرپا [رحمت] کی بارش برسے تب وہ ضائع نہ ہو جائے اور تم اُس کو اُسی حوض میں محفوظ رکھ سکو - ایشور سے ہمیشہ پرارتھنا کرو کہ وہ اپنی کرپا [رحمت] کا مینھ تُم پر اور بھی زیادہ برساویں اور اِس پاک اور پُرشانت [خاموش] وقت میں جیسے ہم لوگوں نے اُن کی گود کا سہارا لیا ہے ویسے ہی ہمیشہ اُسکو اپنا سہارا بنائے رکھیں ÷

اِس صبح کے وقت سورج کی سُنہری کرنوں میں ہم ایشور کی اُپاسنا کرتے ہیں - ہم کو چاہئے کہ سورج کی شعاعوں کی مانند ایشور کے پرکاش کو دیکھ کر ہم لوگ اُن کے پیارے کاموں میں لگے رہیں - اگرچہ اِس وقت ہمارے دلوں میں عجیب بھاؤ کا ظہور ہو رہا ہے لیکن جس طرح یہ یقین کہ یہ دِن کا وقت ہے ہمارے دِلوں سے دُور نہیں ہوتا اِسی طرح چاہئے کہ ہمارے سارے کاموں میں ایشور کی روشنی پیش نظر رہے - خود بین کے

اِس وقت تمام بھاؤ موافق ہو کر سب کو ایشور کی طرف متوجہ کر رہے ہیں ایسا دُرلبھ اور پاک وقت سُستی اور لاپروائی میں ضائع نہ کرو اور بھلا ایک بار تو اُسی عظیم امرت ساگر میں نہا کر اپنے آپ کو پوِتر کرو۔ اُس خالص۔ بے عیب۔ اور پاکیزگی کُل پرمیشور میں آتما کو سمادھان کر کے پاکیزگی کا لُطف حاصل کرو۔ اگر اِس پاک موقع اور اِن تمام موافق بھاؤں کے درمیان بھی ایشور کو بھولے رہے اور اُن کی خالص پاکیزگی۔ اُنکی لاثانی خوبصورتی کو جو شفق کی خوبصورتی کے ساتھ ساتھ ظاہر ہو رہی ہے، اِس وقت بھی محسوس نہ کیا تو پھر اور کونسا وقت پاؤگے ؟ دِن چڑھنے کے بعد ہجوم افکار۔ طرح طرح کے دُنیاوی تفکرات۔ لُطف زندگی اور کاروبار کی محویت میں جبکہ حضور دل مُشکل ہے۔ حصول مراد کے حظ اُٹھانے کی حالت میں جبکہ دِل اُس طرف مائل ہو اور اہلِ دُنیا کے شور وغوغا میں بھلا تم ہی خیال کرو کہ تُم اُس بے عیب۔ خالص۔ پاک ہستی کا خیال ایسی آسانی سے اپنے دِل میں جما سکوگے ؟ ہم لوگوں کا آتما اُس مہان پرمیشور کے سامنے جس اپار آنند کو صبح کے وقت محسوس کرتا ہے اور جس اعلےٰ درجہ کی خوشی کو وہ پا رہا ہے اَور وقت محسوس نہ کر سکیگا۔ تاکہ دُنیاوی آگ کی تیز گرمی کو برداشت کر سکو۔ اِس لئے ابھی سے اُس امرت ساگر میں اسنان کر کے ٹھنڈے ہو جاؤ ۔

اوم تت ست

براہمو سماج کے ماہواری اُپدیش

پہلا اُپدیش

یکم جیٹھ شک سمت ۱۷۸۲

اِس بہت اچھے سہاؤنے وقت میں جبکہ چاروں طرف سکوت کا عالم چھایا ہوا ہے آؤ ہم سب اپنے دِل کو ایشور کی طرف لگائیں۔ اِس وقت کیا ہمارا جسم کیا ہمارا دِل کیا ہمارا ذہن غرضیکہ سب ہی تو اُن کی طرف رجوع ہونے کے لئے تیار ہیں۔ پھر کِسی وقت جبکہ یہ حالت میسّر نہیں ہوتی۔ ہمارا دِل مختلف سمتوں میں جاتا ہے اور طرح طرح کی چیزوں اور مختلف بیانوں میں وابستہ اور مشغول ہو جاتا ہے۔ لیکن صبح کے وقت جبکہ دُنیا میں چاروں طرف ٹھنڈک اور خاموشی چھائی ہوئی ہے ایشور کی چھبی (تصویر) پوری طرح منعکس ہوتی ہے۔ سارا سنسار جس طرح شانت (چُپ چاپ) بھاؤ۔ باترتیبی اور خوبصورتی سے اُس سب کے مالک اور رہنما پرمیشور کا کام کر رہا ہے وہی شانت بھاؤ۔ وہی خوبصورتی۔ اور وہی باقاعدگی ہمارے آتماؤں میں بھی موجود ہے

بَراُمْھ سماج کے ماہواری اُپدیش

تیسرا حصّہ

اُصُولِ بَراہم دھرم



(۱) کُل کائنات کو پیدا کرنے والا ایک پرماتما ہے جو کامل ابدی اور لاثانی ہے ÷

(۲) وہ قادر مطلق - علیم - عادل - پاک - محبّت کُل ہر جگہ حاضر و ناظر ہے ÷

(۳) روح انسانی غیر فانی اور لاانتہا ترقی کرنے کی قابلیّت و خاصیّت سے مشرّف ہے ÷

(۴) پرماتما سب کا باپ ہے اور سب مرد و عورتیں روحانی آزادی و دھرم جیون حاصل کرنے کے استحقاق میں برابر ہیں ÷

(۵) اپنی زندگی میں اعتدال اور کُل مخلوق کے ساتھ اتّحاد رکھنا رُوح کی علّتِ غائی ہے ÷

(۶) اس علّت غائی کے موافق عمل کرکے روح اپنے اور اَوروں کے لئے مفید ورنہ مُضر بنتی ہے ÷

(۷) سادھو - مہاتما اور دھرم پُستکیں - دھرم جیون حاصل کرنے میں ایک حد تک مددگار ہونے کی وجہ سے شردھا اور تعظیم کے لائق ہیں مگر وہ مُکتی حاصل کرنے کا کامل ذریعہ نہیں ہیں ÷

(۸) روحانی عبادت اور پرماتما کی مرضی کے موافق ۳ خیال کلام اور عمل کی پاکیزگی نجات ہے ÷